ماہنامہ

انصار اللہ

قادیان

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵)

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

WE ARE THE HELPERS OF ALLAH
MAJLIS ANSARULLAH BHARAT

جولائی/2024ء

مؤرخہ 22 جون 2024ء کو سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع بالاسور، بھدرک (صوبہ اڈیشہ) کے موقع پر صدارتی خطاب فرماتے ہوئے مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مؤرخہ 23 جون 2024ء کو سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع کٹک (صوبہ اڈیشہ) کے موقع پر اجلاس کی صدارت فرماتے ہوئے مکر مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مؤرخہ 30 جون 2024ء کو سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ آسام کے موقع پر صدارتی خطاب فرماتے ہوئے مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مؤرخہ 26 جون 2024ء کو سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع 24 پرگنہ (صوبہ بنگال) کے موقع پر صدارتی خطاب فرماتے ہوئے مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵) رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

عہد مجلس انصار اللہ

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اِسلام احمدیت کی مضبوطی اور اِشاعت اور نظامِ خلافت کی حفاظت کیلئے اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اِس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز میں اپنی اَولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔(اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی)

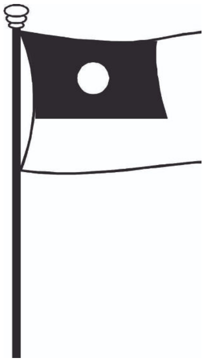

ماہنامہ انصار اللہ قادیان

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

جلد:22　|　وفا 1403 ہجری شمسی۔جولائی/2024ء　|　شمارہ:7

فہرست مضامین

ادار یہ	2
درس القرآن ودرس الحدیث	3
ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ الصّلوٰۃ والسلام	4
گزارشات ازصدر مجلس انصاراللہ بھارت	5
خلاصہ جات خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
مورخہ 19 رمئی 2024ء کو امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ممبران نیشنل عاملہ مجلس انصاراللہ کینیڈا کی ملاقات	11
کتابچہ ”حیاتِ مسیح بجواب وفاتِ مسیح“ پر ایک نظر (قسط دوم آخری)	17
100 سوسال قبل جولائی 1924ء	21
اخبار مجالس	24

نگران:

عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصاراللہ بھارت

مدیر

حافظ سید رسول نیاز
فون:98763 32272

نائب مدیر

محمد ابراہیم سرور
فون:97811 56535

مجلس اِدارت

ایچ شمس الدین، شیخ محمد زکریا، سید کلیم احمد عجب شیر، سید اعجاز احمد آفتاب، وسیم احمد عظیم

مینیجر

طاہر احمد بیگ
فون:99152 23313

انسپکٹر

عرفان احمد
فون:98782 64860

مطبع

فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر

مجلس انصاراللہ بھارت

مقام اشاعت

ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب
ای میل:ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ

سالانہ-/250روپے۔فی پرچہ-/50روپے

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔محمود احمد عبداللہ

آن لائن ایڈیشن: مسرور احمد لون

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصاراللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصاراللہ بھارت

درس القرآن جماعتِ احمدیہ کا امتیاز

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ایک جگہ کم سے کم ٹاسک دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (المزمل:21)

ترجمہ: پس قرآن میں سے جتنا میسّر ہو پڑھ لیا کرو۔

حضرت عرباض بن ساریہؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوکر ایک مؤثر اور عمدہ نصیحت فرمائی۔(ابن ماجہ)

پس بعد نماز فجر خصوصاً یا حسب حالات کسی مقررہ وقت پر قرآن کریم کا درس کا اہتمام مستحسن ہے۔چونکہ قرآن کریم کی تعلیمات خود حاصل کر کے دوسروں تک پہنچانا اور سکھانا ایک مسلمان کا فرض ہے۔اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’تم ہشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ۔ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن کریم میں ہیں۔یہی بات سچ ہے۔افسوس ان پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہی ہے۔کوئی بھی تمہاری ایسی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔تمہارے ایمان کا مُصدّق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔‘‘ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت سے ہی جماعتِ احمدیہ میں قرآن کریم کے درس وتدریس کا خاص انتظام رہا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے درس کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ فرماتے ہیں۔

’’یہ درس مسجد اقصیٰ میں ہوا کرتا تھا اور اوائل زمانہ میں کبھی کبھی خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس درس میں چلے جایا کرتے تھے۔حضرت خلیفہ اوّلؓ کے درس میں اعلیٰ درجہ کی علمی تفسیر کے علاوہ واعظانہ پہلو بھی نمایاں ہوتا تھا...آپ کا درس بے حد دلچسپ اور ہر طبقہ کیلئے موجب جذب وکشش ہوا کرتا تھا۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 559)

خلفائے احمدیت نے علم قرآن کو عوام تک پہنچانے کیلئے اور دنیا کے مسائل کا حل بتانے کیلئے درس القرآن کا سلسلہ جاری رکھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’رمضان میں جماعت میں قرآن کریم کے درس کا سلسلہ خاص طور پر جاری ہے....قرآن کریم کا علم وعرفان حاصل کرنا صرف ایک مہینے پر ہی منحصر نہیں بلکہ سارا سال رہنا چاہئے۔اس وجہ سے یہاں روزانہ فجر کی نماز کے بعد چند منٹ کے لئے قرآن کریم کا درس ہوتا ہے۔حضرت مصلح موعودؓ عنہ کی تفسیر بیان کی جاتی ہے۔اس علاقے میں رہنے والے لوگوں کو اس کو سننا چاہئے۔اسی طرح جن جن دوسری جگہوں پر لوگ رہ رہے ہیں جہاں مساجد ہیں، سینٹر ہیں، نماز باجماعت ہوتی ہے وہاں بھی درس کا انتظام ہونا چاہئے۔اس حوالے سے بھی مَیں تمام دنیا کی جماعتوں کو توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ مبلغین ومربیان جو ہیں وہ اپنی مقامی زبان میں جس حد تک تفسیر کبیر کا یا دوسری تفاسیر جو جماعت میں ہیں بلکہ تفسیر کبیر ہی پہلے لینی چاہئے اس کا جس حد تک بہتر ترجمہ کر سکتے ہیں کریں اور درس دیا کریں اور جہاں مربیان نہیں ہیں وہاں کوئی بھی اردو پڑھنے والا لیکن صاحب علم قرآن کریم کا اس زبان میں ترجمہ کر کے درس دے سکتا ہے۔یا انگلش میں فائیو والیم کمنٹری (Five Volume Commentary) ہے اس میں سے درس دے سکتے ہیں...بہرحال کہنے کا مطلب یہ ہے کہ درس قرآن کریم کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہنا چاہئے۔پس اس وضاحت کو تمام دنیا کی جماعتوں کو سامنے رکھنا چاہئے۔‘‘ (الفضل انٹرنیشنل لندن 27 اپریل 2018ء)

چارنکاتی پروگرام میں بھی روزانہ بعد نماز فجر درس القرآن میں شامل ہوکر سننے کی ہدایت ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں درس القرآن سے کماحقہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

حافظ سید رسول نیاز

القرآن الکریم

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○

(سورۃ یونس:58)

ترجمہ: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے یقیناً ایک ایسی کتاب آ گئی ہے جو سراسر نصیحت ہے اور وہ (ہر) اس (بیماری) کے لئے جو سینوں میں (پائی جاتی) ہو شفا (دینے والی) ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا طَیِّبٌ وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَۃِ طَعْمُھَا طَیِّبٌ وَلَا رِیْحَ لَھَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الرَّیْحَانَۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ طَعْمُھَا مُرٌّ وَلَا رِیْحَ لَھَا۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب من یؤمران یجالس)

ترجمہ: حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی کی سی ہے کہ جس کا مزہ بھی اچھا ہوتا ہے اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے۔ اور اس مومن کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا وہ کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزہ تو اچھا ہے لیکن اسکی خوشبو نہیں ہوتی۔ اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت کا عادی ہے گُلِ ریحان کی طرح ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن اس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کریم نہیں پڑھتا حَنظَل کی طرح ہے جس میں مہک اور خوشبو بھی نہیں ہوتی اور اس کا مزہ بھی تلخ اور کڑوا ہوتا ہے۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بلاشبہ قرآن کریم کے عجائبات تمام مخلوقات کے مجموعی عجائبات سے بہت بڑھ کر ہیں

’’یہ بات ہر یک فہیم کو جلدی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ کی کوئی مصنوع دقائق وغرائب خواص سے خالی نہیں۔ اور اگر ایک مکّھی کے خواص وعجائبات کی قیامت تک تفتیش وتحقیقات کرتے جائیں تو وہ بھی کبھی ختم نہیں ہوسکتی۔ تو اب سوچنا چاہئے کہ کیا خواص و عجائبات قرآن کریم کے اپنے قدر وانداز ہ میں مکّھی جتنے بھی نہیں؟ بلاشبہ وہ عجائبات تمام مخلوقات کے مجموعی عجائبات سے بہت بڑھ کر ہیں اوران کا انکار در حقیقت قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے کا انکار ہے کیونکہ دنیا میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں کہ جو خدائے تعالیٰ کی طرف سے صادر ہو اور اُس میں بے انتہا عجائبات نہ پائے جائیں ...... وہ نکات وحقائق جو معرفت کو زیادہ کرتے ہیں وہ ہمیشہ حسب ضرورت کھلتے رہتے ہیں۔ اور نئے نئے فسادوں کے وقت نئے نئے پُرحکمت معانی بمنصّۂ ظہور آتے رہتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ قرآن کریم بذاتِ خود معجزہ ہے اور بڑی بھاری وجہ اعجاز کی اُس میں یہ ہے کہ وہ جامع حقائق غیر متناہیہ ہے مگر بغیر وقت کے وہ ظاہر نہیں ہوتے۔ جیسے جیسے وقت کی مشکلات تقاضا کرتی ہیں وہ معارف خفیہ ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ دیکھو دنیوی علوم جو اکثر مخالف قرآن کریم اور غفلت میں ڈالنے والے ہیں کیسے آج کل ایک زور سے ترقی کر رہے ہیں اور زمانہ اپنے علوم ریاضی اور طبعی اور فلسفہ کی تحقیقاتوں میں کیسی ایک عجیب طور کی تبدیلیاں دکھلا رہا ہے کیا ایسے نازک وقت میں ضرور نہ تھا کہ ایمانی اور عرفانی ترقیات کے لئے بھی دروازہ کھولا جاتا تا شرورِ محدثہ کی مدافعت کے لئے آسانی پیدا ہو جاتی۔ سو یقیناً سمجھو کہ وہ دروازہ کھولا گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے ارادہ کرلیا ہے کہ تا قرآن کریم کے عجائبات مخفیہ اس دنیا کے متکبّر فلسفیوں پر ظاہر کرے۔ اب نیم ملاں دشمنِ اسلام اس ارادہ کو روک نہیں سکتے۔ اگر اپنی شرارتوں سے باز نہیں آئیں گے تو ہلاک کئے جائیں گے اور قہری طمانچہ حضرتِ قہار کا ایسا لگے گا کہ خاک میں مل جائیں گے۔ اِن نادانوں کو حالتِ موجودہ پر بالکل نظر نہیں۔ چاہتے ہیں کہ قرآن کریم مغلوب اور کمزور اور ضعیف اور حقیر سا نظر آوے لیکن اب وہ ایک جنگی بہادر کی طرح نکلے گا۔ ہاں وہ ایک شیر کی طرح میدان میں آئے گا اور دنیا کے تمام فلسفہ کو کھا جائے گا اور اپنا غلبہ دکھائے گا اور لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (الصّف:10) کی پیشگوئی کو پوری کردے گا اور پیشگوئی وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ (النور:56) کو روحانی طور سے کمال تک پہنچائے گا کیونکہ دین کا زمین پر بوجہ کمال قائم ہو جانا محض جبر اور اکراہ سے ممکن نہیں۔ دین اس وقت زمین پر قائم ہوتا ہے کہ جب اس کے مقابل پر کوئی دین کھڑا نہ رہے اور تمام مخالف سپر ڈال دیں۔ سو اب وہی وقت آ گیا۔ اب وہ وقت نادان مولویوں کے روکنے سے رک نہیں سکتا۔ اب وہ ابن مریم جس کا روحانی باپ زمین پر بجز معلّم حقیقی کے کوئی نہیں جو اس وجہ سے آدم سے بھی مشابہت رکھتا ہے۔ بہت سا خزانہ قرآن کریم کا لوگوں میں تقسیم کرے گا۔ یہاں تک کہ لوگ قبول کرتے کرتے تھک جائیں گے اور لَا يَقْبَلُهٗ اَحَدٌ کا مصداق بن جائیں گے اور ہر یک طبیعت اپنے ظرف کے مطابق پُر ہو جائے گی۔‘‘

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۶۴ تا ۴۶۷)

گزارشات
ازصدر مجلس

میاں مٹھو نہ بنو۔ ہر عمر میں قرآن کریم پڑھو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قرآن کریم کی عظمت و صداقت کو ثابت کرنا مقدر ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں۔

”خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تا میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد مصطفی ﷺ ہے۔“ (الحکم 31 مئی 1900ء)

نیز فرمایا: ”مجھے بھیجا گیا ہے تاکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں اور یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 9، ایڈیشن 1988ء)

قرآن کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کیلئے ہی جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی طرف سے ہر سال ماہِ جولائی میں ہفتہ قرآن مجید منایا جاتا ہے۔ جس میں اراکین انصاراللہ بھی شامل ہوتے ہیں۔ دراصل انصاراللہ کی تنظیم قائم فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس تنظیم کے چھ مقاصد بیان فرمائے تھے۔ جن میں سے ایک قرآن کریم کی تعلیم بھی ہے۔ اس لئے قرآن کریم ناظرہ، ترجمہ سیکھنے اور دوسروں کو سکھانے کیلئے انصاراللہ کی تنظیم کو خصوصیت سے مساعی جمیلہ بجالانا چاہئے۔ ہر عمر کے لوگوں کو قرآن کریم سیکھنے کی تلقین کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں۔

”ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہئے کہ خواہ کوئی اسّی برس کا بوڑھا ہی کیوں نہ ہو پھر بھی قرآن کریم کے پڑھنے اور معنی سیکھنے کی کوشش کرے۔ کون کہتا ہے کہ بڑی عمر میں پڑھا نہیں جاتا۔ جس طرح وہ دنیا کے کاموں میں محنت کرتے اور مشکلات اٹھاتے ہیں اور وقت صرف کرتے ہیں اگر اس کا نصف حصہ بھی قرآن شریف کے سیکھنے میں لگائیں تو سیکھ سکتے ہیں۔ یہ ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ کم از کم قرآن شریف کا ترجمہ تو پڑھ لے اور انسان اور باخدا انسان بنے نہ کہ میاں مٹھو بنے۔ قرآن شریف کے معنی نہ سمجھنا اور یونہی پڑھنا میاں مٹھو بننا ہے۔ پس تم ترجمہ سیکھو اور معنی اور مطلب سمجھو تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کیا حکم دیتا ہے۔ تم قرآن کو بامعنی پڑھنے کی کوشش کرو..... تم مسلمان بنو اور مسلمان ہو کر قرآن کے معنی سیکھو۔ جب سیکھ جاؤ گے تو اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرو گے اور جب عمل کرو گے تو خدا تعالیٰ کے مقرب بن جاؤ گے۔ اپنا وقت نکال کر بوڑھے جوان عورتیں بچے قرآن سیکھیں اور جہاں موقع پائیں کوتاہی نہ کریں..... ہمارے لئے دقتیں بھی ہیں کہ احمدی بڑی عمر کے لوگ ہوتے ہیں جن کی تربیت اور پڑھنے کا زمانہ گزر چکا ہوتا ہے مگر صحابہ میں ایسے آدمی پائے جاتے ہیں جنہوں نے بڑی عمر میں ہی دوسرے مذاہب کی کتابوں کو پڑھ کر فائدہ اٹھایا۔“

(خطبہ جمعہ: 2 اکتوبر 1914ء۔ خطبات محمود جلد 4 صفحہ 187)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآنی تعلیم پر نہ صرف عمل کرنے والا ہو، اپنے اوپر لاگو کرنے والا ہو بلکہ آگے بھی پھیلائے اور حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کو آگے بڑھائے...... ہمیشہ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ فقرہ ہمارے ذہنوں میں ہونا چاہئے کہ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ ہم ہمیشہ قرآن کے ہر حکم اور ہر لفظ کو عزت دینے والے ہوں اور عزت اس وقت ہوگی جب ہم اس پر عمل کر رہے ہوں گے اور جب ہم اس پر عمل کر رہے ہوں گے تو قرآن کریم ہمیں ہر پریشانی سے نجات دینے والا اور ہمارے لئے رحمت کی چھتری ہوگا۔“

(خطبہ جمعہ: 21 اکتوبر 2005ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم انصاراللہ کو روزانہ تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ترجمہ سیکھنے اور تفسیر بھی پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصاراللہ بھارت

خلاصہ جات خطباتِ جمعہ ماہِ مئی 2023ء

فرمودہ سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ 03 مئی 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے
آنحضورؐ کی سیرت کا تذکرہ، دنیا کے حالات اور حضور انور ایدہ اللہ کی صحت کے لیے دعا کی تحریک

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: غزوۂ حمراء الاسد کا ذکر ہو رہا تھا۔ یہ رات (یعنی غزوۂ احد سے واپس لوٹنے کی رات) ایک سخت خوف کی رات تھی۔ کیونکہ باوجود اس کے کہ لشکرِ قریش نے بظاہر مکّہ کی راہ لے لی تھی مگر خدشہ تھا کہ اُن کا یہ فعل مسلمانوں کو غافل کرنے کی نیّت سے نہ ہو۔ لہٰذا اس رات کو مدینے میں پہرے کا انتظام کیا گیا۔ آنحضرتؐ کے مکان کا بھی صحابہؓ نے خصوصیت سے پہرہ دیا۔ صبح ہوئی تو پتا چلا کہ یہ اندیشہ محض خیالی نہ تھا کیونکہ فجر سے پیشتر آپؐ کو یہ اطلاع ملی کہ قریش کا لشکر مدینے سے چند میل جا کر ٹھہر گیا ہے اور رؤسائے قریش میں بحث جاری ہے کہ نہ تم نے محمدؐ کو قتل کیا، نہ مسلمان عورتوں کو لونڈیاں بنایا ہے نہ ان کے مال پر قابض ہوئے ہو بلکہ جب تم ان پر غالب آئے تو تم ان کو ایسے ہی چھوڑ کر چلے آئے تاکہ وہ دوبارہ طاقت پکڑ لیں۔ پس اب بھی موقع ہے کہ واپس چلو اور مدینے پر حملہ کر کے مسلمانوں کی جڑھ کاٹ دو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جب یہ اطلاع ملی تو فوراً روانگی کا اعلان کروایا اور ساتھ ہی یہ ہدایت فرمائی کہ احد پر جانے والوں کے علاوہ کوئی دوسرا ہمارے ساتھ نہ نکلے۔ احد کے مجاہدین اپنے زخموں کو باندھ کر اپنے آقا کے ساتھ چل پڑے۔ آٹھ میل کا فاصلہ طے کر کے آپؐ حمراء الاسد پہنچے یہاں آپ نے آگ روشن کرنے کا حکم دیا چنانچہ پانچ سو آگیں فی الفور روشن ہوگئیں۔ یہاں مشرک سردار معبد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملا اور آگے جا کر اس نے ابوسفیان اور قریش کے دیگر سرداروں کو بتایا کہ مسلمان بڑے جوش و جذبے کے ساتھ تم سے مقابلے کے لیے تیار ہیں اور اگر تمہارا ان سے مقابلہ ہوا تو تم ان سے بچ نہ سکو گے۔ ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں پر معبد کی باتوں کا ایسا رعب پڑا کہ انہوں نے مدینے کی طرف چڑھائی کا ارادہ ترک کر دیا اور مکّے کی طرف لوٹ گئے۔ آنحضرتؐ نے حمراء الاسد میں دو تین دن قیام فرمایا اور پانچ دن کی غیر حاضری کے بعد مدینے واپس تشریف لے آئے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ دنیا کے حالات، مسلمانوں کی حالت اور فلسطین کے بارے میں دعاؤں کی طرف مَیں توجہ دلاتا رہتا ہوں۔

خطبے کے آخر میں سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی صحت سے متعلق احبابِ جماعت کو ازراہِ شفقت آگاہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دوسری دعا جس کے لیے میں آج کہنا چاہتا ہوں وہ اپنے لیے ہے۔ ایک عرصہ سے مجھے دل کے valve کی تکلیف تھی۔ ڈاکٹرز پروسیجر کا کہا کرتے تھے لیکن مَیں ٹالتا رہتا تھا۔ اب ڈاکٹروں نے کہا کہ ایسی سٹیج آ گئی ہے کہ مزید انتظار مناسب نہیں۔ چنانچہ ان کے کہنے پر گذشتہ دنوں valve کی تبدیلی کا پروسیجر ہوا ہے۔ الحمد للہ ٹھیک ہو گیا اور اس لیے مَیں چند دن ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق مسجد بھی نہیں آ سکا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ میڈیکلی اب جو پروسیجر ہونا تھا وہ اللہ کے فضل سے کامیاب ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی زندگی دینی ہے فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ 10رمئی 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
سرایا کی روشنی میں آنحضورؐ کی سیرت کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج آنحضرتؐ کے زمانے کے بعض سرایا کا ذکر کروں گا۔ سریہ اس کو کہتے ہیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شریک نہیں ہوتے تھے لیکن آپؐ دوسروں کو مہم کے لیے بھیجا کرتے تھے۔ اِن میں بھی آپؐ کی سیرت کے بعض پہلوؤں، آپؐ کی حکمت، مسلمانوں کے دفاع کا طریقہ کار اور دشمن کے لیے ہمدردی کا اظہار اور آپؐ کے اُسوہ پر روشنی پڑتی ہے۔

سریہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ :

یہ سریہ محرم ۴ رہجری میں آپؐ کے پھوپھی زاد بھائی اور حضرت حمزہؓ کے رضاعی بھائی حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومیؓ کی قیادت میں ہوا۔ حضرت ابوسلمہؓ غزوہ بدر اور اُحد میں شامل ہوئے۔ غزوہ اُحد میں یہ زخمی ہوئے اور ایک ماہ کے علاج کے بعد وہ زخم ایسا مندمل ہو گیا کہ اسے کوئی پہچانتا نہ تھا۔ اس سریہ کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ قبیلہ بنو اسد بن خزیمہ نے مسلمانوں پر حملے کا پروگرام بنایا۔ اس قبیلے کے رئیس طلیحہ بن خویلد اور اس کے بھائی سلمہ بن خویلد نے لوگوں کو اکٹھا کر کے ایک لشکر تیار کر لیا۔ بنو اسد کے ایک آدمی قیس بن حارث بن عمیر نے اپنی قوم کو مسلمانوں پر حملہ نہ کرنے کی نصیحت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس حملے کی اطلاع پہنچی تو آپؐ نے ۱۵۰ رصحابہ کرامؓ پر مشتمل لشکر ابوسلمہؓ کی قیادت میں ان قبائل کی سرکوبی کے لیے روانہ کر دیا۔ یہ لشکر اپنی مہم کو خفیہ رکھتے ہوئے چار دن کے سفر کے بعد قطن پہاڑ کے قریب پہنچ گیا جہاں بنو اسد بن خزیمہ کا چشمہ تھا۔ مسلمانوں نے وہاں پہنچتے ہی حملہ کر کے ان کے مویشیوں پر قبضہ کر لیا اور ان کے چرواہوں میں سے تین کو پکڑ لیا اور باقی بھاگنے میں کامیاب ہو گئے۔ حضرت ابوسلمہؓ نے تمام مال غنیمت کے ساتھ مدینہ کی طرف واپسی کا سفر شروع کیا۔ انہوں نے آنحضرتؐ کے لیے خمس علیحدہ کیا اور بقیہ مال غنیمت صحابہ کرامؓ میں تقسیم کر دیا۔

سریہ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ :

محرم ۴ رہجری میں قریش کی اشتعال انگیزی اور اُحد میں مسلمانوں کی وقتی ہزیمت اب نہایت سرعت کے ساتھ اپنے خطرناک نتائج ظاہر کر رہی تھی۔ چنانچہ انہی ایام میں بنو اسد نے مدینہ پر چھاپہ مارنے کی تیاری کی تھی۔ اس خبر کے موصول ہوتے ہی آپؐ نے سمجھ لیا کہ یہ ساری شرارت بنولحیان کے رئیس سفیان بن خالد کی ہے اور اگر اس کا وجود درمیان میں نہ رہے تو بنولحیان مدینہ پر حملہ آور ہونے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ آپؐ نے یہ تجویز فرمائی کہ کوئی ایک شخص چلا جائے اور موقع پا کر اس فتنے کے بانی مبانی اور اس شرارت کی جڑ سفیان بن خالد کو قتل کر دے۔ چنانچہ آپؐ نے اس غرض سے عبداللہ بن انیس انصاریؓ کو روانہ فرمایا۔ چنانچہ عبداللہ بن انیسؓ نہایت ہوشیاری کے ساتھ بنولحیان کے کیمپ میں پہنچے جو واقعی مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاری میں بڑی سرگرمی سے مصروف تھے اور رات کے وقت موقع پا کر سفیان کا خاتمہ کر دیا۔ بنولحیان کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے عبداللہ کا تعاقب کیا مگر وہ چھپتے چھپاتے ہوئے بچ کر نکل آئے۔ آنحضرتؐ کے سامنے جب عبداللہ بن انیسؓ آئے تو آپؐ نے اُنہیں دیکھتے ہی فرمایا: اَفْلَحَ الْوَجْهُ چہرہ تو بامراد نظر آتا ہے۔ عبداللہؓ نے عرض کیا اور کیا خوب عرض کیا: اَفْلَحَ وَجْهُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ یارسول اللہؐ سب کامیابی آپؐ کی ہے۔

سریہ رجیع :

زیادہ درست معلوم یہی ہوتا ہے کہ یہ سریہ ۳ رہجری شوال کے آخری دنوں میں ہوا۔ بنولحیان کے سردار سفیان بن خالد کے قتل کی وجہ سے یہ قبیلہ انتقام کی آگ میں بھڑک رہا تھا۔ چنانچہ ایک منصوبہ بندی کے ساتھ قبیلہ عضل اور قارۃ کے چند لوگ نبی اکرمؐ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے کہ ہمارے قبیلے میں اسلام کی بڑی شہرت ہے لہٰذا آپؐ اپنے کچھ لوگ ہمارے ساتھ روانہ کر دیں جو کہ وہاں دعوت اسلام کا کام کریں۔ سیرت کی اکثر کتب میں بھی ۱۰ رصحابہ کا ذکر ہے البتہ نام صرف ۷ رصحابہ کے ملتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے عاصم بن ثابتؓ کو اور بعض نے کہا کہ مرثد بن ابی مرثدؓ کو امیر بنایا۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے یمن اور پاکستان کے اسیرانِ راہ مولیٰ نیز فلسطین کے مظلومین کے لیے دعا کی تحریک فرمائی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 17؍مئی 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
سریہ رجیع کے حوالے سے آنحضورؐ کی سیرت اور صحابہؓ کی قربانیوں کا تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سریہ رجیع کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس کی مزید تفصیل احادیث اور تاریخ میں جو بیان ہوئی ہے وہ اس طرح ہے۔ صحیح بخاری میں واقعہ رجیع کی بابت لکھا ہے کہ رسول اللہؐ نے دس آدمی سریے کے طور پر حالات معلوم کرنے کے لیے بھجوائے اور ان پر حضرت عاصم بن ثابت انصاریؓ کو امیر مقرر فرمایا۔ ان مسلمانوں کا سامنا مخالف قبیلے بنولحیان کے دوسو تیر اندازوں سے ہوا۔ مسلمان انہیں دیکھ کر ایک ٹیلے پر پناہ گزین ہو گئے۔ مخالفین نے انہیں پناہ دینے اور قتل نہ کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ سریے کے امیر حضرت عاصم بن ثابت انصاریؓ نے کہا کہ جہاں تک میرا تعلق ہے مَیں کسی کافر کی پناہ میں نہیں اتروں گا۔ پھر ان سب نے دعا کی کہ اے خدا! ہمارے حالات اپنے نبیؐ تک پہنچا دے۔ کافروں نے ان پر تیر چلائے اور حضرت عاصمؓ سمیت سات صحابہؓ شہید ہو گئے۔ تین آدمی ان کی پناہ کی پیشکش پر نیچے اتر آئے۔ مخالفین نے ان تینوں کو قابو کر لیا اور رسیوں سے باندھ دیا۔ ان تینوں میں سے ایک صحابی حضرت عبداللہ بن طارقؓ نے کہا کہ یہ پہلی عہد شکنی ہے جو تم نے کی۔ بخدا! مَیں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ اس پر کافروں نے پہلے انہیں مجبور کیا اور جب وہ نہ مانے تو انہیں بھی وہیں شہید کر دیا۔ دو صحابی حضرت خبیبؓ اور حضرت زید بن دثنہؓ باقی بچ گئے، کافروں نے انہیں لے جا کر مکّے میں فروخت کر دیا۔ حضرت خبیبؓ کو بنو حارث بن عامر بن نوفل بن عبدِ مناف نے خرید لیا۔

حضرت عاصم کے بہادری سے لڑ کر جامِ شہادت نوش کرنے کا بھی تفصیلی ذکر ملتا ہے۔ آپؓ پہلے تیروں سے دشمن کا مقابلہ کرتے رہے۔ جب تیر ختم ہو گئے تو نیزے سے دشمن پر وار کرتے رہے۔ جب نیزہ بھی ٹوٹ گیا اور صرف تلوار باقی رہ گئی تو تلوار سے دشمن کا مقابلہ کیا اور جب آپ کو اپنی شہادت کا یقین ہو گیا تو آپؓ کو اپنے ستر کی فکر ہوئی کیونکہ کافر جسے شہید کرتے اس کی لاش کو روندتے اور برہنہ کر دیتے۔ آپؓ نے خدا سے دعا کی کہ اے اللہ! مَیں نے دن کے پہلے حصّے میں تیرے دین کی حفاظت کی ہے۔ پس دن کے دوسرے حصّے میں تُو میرے ستر کی حفاظت کرنا۔ اس کے بعد آپؓ شہید ہو گئے۔

جب حضرت زید بن دثنہؓ کو شہید کرنے کے لیے لایا گیا تو ابوسفیان بن حرب نے ان سے کہا کہ اے زید! مَیں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تُو یہ پسند کرتا ہے کہ تیری جگہ ہمارے پاس محمد (ﷺ) ہوں اور ہم تیری جگہ محمد (ﷺ) کی گردن ماردیں اور تُو اپنے اہل وعیال میں رہے۔ حضرت زید نے کہا کہ اللہ کی قسم! مجھے اتنا بھی پسند نہیں کہ محمد ﷺ اس وقت جس مکان میں ہیں وہاں ان کو کانٹا بھی چبھے اور وہ انہیں تکلیف دے اور مَیں اپنے اہل وعیال میں رہوں۔ اس پر ابوسفیان نے کہا کہ مَیں نے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ کسی سے ایسی محبت کرتا ہو جیسے محمد (ﷺ) کے اصحاب محمد (ﷺ) سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت زیدؓ کو شہید کر دیا گیا۔

ابن اکوع نے ذکر کیا ہے کہ خبیبؓ اور زیدؓ دونوں ایک ہی دن شہید کیے گئے تھے۔ جس دن یہ دونوں شہید کیے گئے اس روز سنا گیا کہ آنحضرت ﷺ فرما رہے تھے کہ علیکم السلام یعنی تم دونوں پر بھی سلامتی ہو۔

جب قریش خبیبؓ کو شہید کرنے کے لیے حرم سے باہر لے گئے تو انہوں نے دو رکعت نماز ادا کرنے کی اجازت چاہی۔ انہوں نے انہیں اجازت دے دی۔ خبیبؓ نے نماز پڑھی اور کہا کہ مَیں نے اس خیال سے کہ تم کہو گے کہ مَیں گھبراہٹ کی وجہ سے دیر کرتا ہوں یہ نماز مختصر پڑھی ہے۔ پھر انہوں نے خدا سے دعا کی کہ اے اللہ! انہیں ایک ایک کر کے ہلاک کر دے۔ اس کے بعد کافروں نے آپؓ کو نہایت بے دردی سے شہید کر دیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان لوگوں کی یہ موت سے بے خوفی تھی، قربانیاں تھیں۔ یہ صحابہؓ اسلام کی خاطر ہر وقت جان کی قربانی دینے کے لیے تیار رہنے والے تھے۔ اس سریے کا مزید ذکر ابھی ہے جو آئندہ ان شاء اللہ بیان کر دوں گا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 24 رمئی 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
خلافت حقہ اسلامیہ کی برکات اور ایمان افروز واقعات کا بیان

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ آپؑ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آنحضرتؐ کی غلامی میں دینِ اسلام کی تجدید کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے اور پھر اللہ اور آنحضرتؐ کے وعدوں کے مطابق ہی آپؑ کی بنائی ہوئی جماعت میں خلافت کا نظام جاری ہوا۔ ہم ہر سال دنیا میں ہر جگہ جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے ۲۷ رمئی کو یوم خلافت مناتے ہیں۔

۲۶ رمئی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا اور ۲۷ رمئی کو جماعت نے خدائی وعدوں کے مطابق حضرت مولانا حکیم نور الدینؓ کو خلیفۃ المسیح الاوّل منتخب کر کے آپؓ کے ہاتھ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام کو جاری رکھنے کا عہد کیا۔ آپؓ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر جماعت جمع ہوئی۔ پھر خلافتِ ثالثہ اور خلافتِ رابعہ کا دور شروع ہوا۔ ہر دور میں دشمن نے جماعت کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش کی لیکن ہر طرح ناکامی کا منہ دیکھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو پاکستان سے ہجرت کرنی پڑی۔ انگلستان میں مرکز قائم کیا اور پھر دنیا نے دیکھا کہ جماعت کی ترقی کی رفتار بڑھتی چلی گئی۔ آپؒ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو پورا کرنے کا جلوہ دکھایا اور خلافت خامسہ کا انتخاب ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے میری بے شمار کمزوریوں کے باوجود مجھے غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازا اور جماعت کی ترقی کا قدم آگے سے آگے ہی بڑھتا گیا۔ درجنوں ملکوں میں احمدیت کا پودا لگا، جماعت احمدیہ کا باقاعدہ نظام قائم ہوا، سینکڑوں شہروں اور قصبوں میں خود اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی راہنمائی کر کے خلافت کی تائید و نصرت کے نظارے دکھا کر لوگوں کے دلوں میں خلافت سے تعلق کا جذبہ پیدا کر کے مخلصین کی جماعتوں کے قیام کے سامان پیدا فرمائے اور یہ نظارے دکھاتا چلا جا رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ میرے بعد بھی جماعت میں میری خلافت کا سلسلہ آنحضرتؐ کی پیشگوئی کے مطابق جاری رہے گا۔ آپؑ نے فرمایا میں خاتم الخلفاء ہوں اب جو بھی آئے گا جس کو اللہ تعالیٰ خلافت کا مقام دے گا میری پیروی میں ہی آئے گا۔ پس دنیاوی طور پر اب کوئی جتنا چاہے زور لگا لے کبھی خلافت کا قیام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علیحدہ ہو کر نہیں ہو سکتا۔

ضمناً مَیں یہ بھی بتا دوں کہ میں تو اس بات سے یہ بھی استنباط کرتا ہوں کہ جو لوگ حضرت مسیح موعودؑ کی عمر کی بحث میں پڑے ہوئے ہیں ان کا بھی اس میں جواب ہے کہ آپؑ نے اپنی عمر کے سال گنوا کر یہ نہیں بتایا کہ اتنے سال باقی ہیں بلکہ اپنی واپسی کا اشارہ دیا ہے اور عمر کی بحث کو کوئی اہمیت نہیں دی بلکہ کام پورا کرنے کی اہمیت ہے۔ بہر حال آپؑ نے فرمایا: میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔

گیمبیا کے ایک گاؤں میں ایک دوست جماعت کی شدید مخالفت کرتے تھے انہوں نے ایم ٹی اے پر میرا خطبہ سنا تو کہنے لگے کہ یہ شخص جھوٹا نہیں۔ یہی سچی خلافت لگتی ہے۔ اب ممکن نہیں کہ پیٹھ پھیر لوں چنانچہ وہ اپنے خاندان کے ۱۰ رلوگوں سمیت بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔

کئی ممالک سے متعلق اس طرح کے کئی ایمان افروز واقعات سنانے کے بعد خطبے کے آخر میں حضور انور نے مکرم چودھری نصر اللہ خان صاحب اور مکرم کنور ادریس صاحب کا ذکر خیر فرمایا اور مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 31 رمئی 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
واقعہ شہادت حضرت خبیبؓ کا بیان اور دعا کی تحریک

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک سریے کے ذکر میں حضرت خبیبؓ کے شہید کیے جانے کا ذکر ہو رہا تھا، اس کی مزید تفصیل میں لکھا ہے کہ یہ پہلے صحابی تھے جنہیں لکڑی سے باندھ کر شہید کیا گیا یعنی صلیب کی طرح۔ علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ حضرت خبیبؓ پہلے صحابی تھے جو اللہ کی راہ میں صلیب دیے گئے۔ شہادت کے وقت قریش نے حضرت خبیبؓ کو اسلام سے رجوع کی صورت میں چھوڑ دیے جانے کی پیشکش کی تھی مگر حضرت خبیبؓ نے فرمایا کہ اسلام کی راہ میں میرا شہید کیا جانا تو معمولی بات ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے یوں گویا ہوئے کہ اے اللہ! یہاں کوئی ایسا نہیں جو تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک میرا سلام پہنچائے پس تُو خود میرا سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دے اور جو کچھ ہمارے ساتھ ہوا وہ آپؐ کو بتا دے۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ پر وحی کی کیفیت طاری ہوئی اور آپؐ نے فرمایا: اُس پر بھی سلامتی اور رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ پھر جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ جبرائیل تھے جو مجھے خبیبؓ کا سلام پہنچا رہے تھے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ رؤسائے قریش کی قلبی عداوت کے سامنے رحم وانصاف کا جذبہ خارج از سوال تھا۔ چنانچہ ابھی زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ بنو حارث کے لوگ اور دوسرے رؤسائے قریش خبیبؓ کو قتل کرنے اور اُن کے قتل پر جشن منانے کے لیے انہیں ایک کھلے میدان میں لے گئے۔ آپؓ نے مرنے سے پہلے دو نوافل ادا کرنے کی اجازت چاہی پھر حضورِ قلب کے ساتھ نوافل ادا کیے اور کہا کہ میرا دل تو چاہتا تھا کہ نماز کو لمبا کروں لیکن پھر مجھے یہ خیال آیا کہ تم لوگ یہ نہ سمجھو کہ میں موت کو پیچھے ڈالنے کے لیے نماز کو لمبا کر رہا ہوں۔ پھر خبیب یہ اشعار پڑھتے ہوئے آگے جھک گئے۔

وَمَا اَنْ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا

عَلٰی اَیِّ شِقٍّ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ

وَذَالِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَاءْ

یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعٖ

یعنی جبکہ میں اسلام کی راہ میں اور مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے یہ پروا نہیں ہے کہ میں کس پہلو پر قتل ہو کر گروں۔ یہ سب کچھ خدا کے لیے ہے اور اگر میرا خدا چاہے گا تو میرے جسم کے پارہ پارہ ٹکڑوں پر برکات نازل فرمائے گا۔

حضرت خبیبؓ نے بوقتِ شہادت دعا کی تھی کہ اے خدا! ان ظالموں کو چُن چُن کر ہلاک کر۔ روایات میں آتا ہے کہ ابھی ایک سال بھی نہ گزرا تھا کہ اس قتل میں شریک تمام ظالم ہلاک ہو گئے۔ حضورِ انور نے فرمایا: یہ تو ثابت نہیں ہے کہ ایک سال ابھی ختم نہ ہوا تھا اور یہ سارے لوگ ختم ہو گئے۔ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان میں سے اکثریت ماری گئی یا فتح مکّہ تک انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اس سریے کا ذکر یہاں ختم ہو گیا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ مَیں دعا کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ فلسطینیوں کیلئے دعا کریں اب تو انتہا ہو گئی ہے۔ رفح کے بارے میں پہلے امریکہ کہتا تھا کہ یہ ہماری ریڈ لائن ہو گی۔ اب کہتے ہیں نہیں! ابھی نہیں ختم ہوئی۔ پتا نہیں ان کا ریڈ لائن کا معیار کیا ہے؟ کتنے لاکھ آدمیوں کو انہوں نے مارنا ہے پھر ہِل جُل پیدا ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ان ظالموں سے دنیا کو نجات دے اور مظلوم فلسطینیوں کو بھی نجات دے۔ آمین۔

اسی طرح سوڈان کے لوگوں کیلئے بھی دعا کریں۔ وہاں تو خود اپنی ہی قوم کے لوگ، مسلمان مسلمانوں کو مار رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل دے۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچنے والے ہوں۔ اُس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ یمن کے اسیران کیلئے دعا کریں۔ پاکستان کیلئے بھی دعا کریں۔ وہاں بھی حالات اوپر نیچے ہوتے رہتے ہیں۔ عید قریب آ رہی ہے ان دنوں میں مولوی مزید سرگرم ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ اسیران کی رہائی کے بھی جلد سامان پیدا فرمائے۔ آمین

★...★...★

سچائی پر قائم رہیں۔ نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ قرآن کریم پڑھیں، تلاوت کریں اور اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھیں، ان کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ خدمتِ خلق کریں، گھروں میں تربیت کی طرف توجہ دیں اور اپنے نمونے قائم کریں۔ گھروں میں اپنے نمونے قائم کریں گے تو ماحول کو بھی بہتر کرنے والے ہوں گے

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ممبران نیشنل عاملہ مجلس انصاراللہ کینیڈا کی ملاقات)

مورخہ ۱۹؍مئی ۲۰۲۴ء کو امام جماعتِ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کینیڈا سے تشریف لانے والے ممبران نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں بالمشافہ ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی جنہوں نے خصوصی طور پر اس ملاقات میں شرکت کی غرض سے کینیڈا سے برطانیہ کا سفر اختیار کیا۔

السلام علیکم کہنے کے بعد حضور انور نے دعا کروائی جس کے ساتھ ملاقات کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ بعد ازاں تمام اراکینِ مجلس عاملہ کو اپنا تعارف کروانے اور اپنی مفوضہ ذمہ داریوں کے حوالے سے حضور انور سے شرف گفتگو کی سعادت حاصل ہوئی۔

سب سے پہلے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ وینکوور (Vancouver) سے کون آیا ہے؟ حضور انور نے وہاں لگنے والی آگ کی بابت استفسار فرمایا کہ کیا کوئی احمدی اس سے متاثر ہوا ہے؟

بعد ازاں حضور انور قائد عمومی کی جانب متوجہ ہوئے اور مجالس کی تعداد اور اُن کی رپورٹس کی صورتحال کے حوالے سے استفسار فرمایا۔ موصوف نے عرض کیا کہ مجالس کی کُل تعداد ۱۱۶؍ ہے۔ ننانوے فیصد کی جانب سے رپورٹس باقاعدگی سے موصول ہوتی ہیں اور کُل تجنید 6721؍انصار پر مشتمل ہے۔

حضور انور نے نائب قائد تربیت سے دریافت فرمایا کہ حقیقی تربیت کو یقینی بنانے کے لیے کیا منصوبے بنائے گئے ہیں؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ آپ سے ہونے والی گذشتہ ملاقات کے بعد سے نماز کی اہمیت پر خاص زور دیتے ہوئے مسلسل یاددہانیوں پر توجہ مرکوز کی جارہی ہے، سال کے آغاز میں گھروں کے دَورہ جات کو پلان میں شامل کیا گیا تھا جس کے تحت کُل 3846؍انصار سے ملاقات کرنا ممکن ہو سکا تاکہ ان کے ساتھ ذاتی تعلق قائم کیا جا سکے۔

یہ سماعت فرمانے پر حضور انور نے استفہامیہ انداز میں دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے انہیں خدا کے ساتھ بھی ذاتی تعلق قائم کرنے کی ہدایت کی یا نہیں؟

بایں ہمہ ممبرانِ انصاراللہ کو پنج وقتہ نمازوں کی ادائیگی اور اِس کی اہمیت کی جانب توجہ دلاتے ہوئے حضور انور نے استفسار فرمایا کہ آپ کی مسجد میں فجر کی نماز پر کتنی حاضری ہوتی ہے؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ weekdays میں آٹھ سے دس افراد ہوتے ہیں لیکن weekends پر تقریباً اسّی سے سَو کے درمیان

حاضری ہو جاتی ہے۔ مزید نماز مغرب وعشاء کی حاضری کی بابت دریافت فرمانے پر حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ مغرب اور عشاء پر تقریباً پندرہ سے بیس لوگ ہوتے ہیں۔

انصار میں سستی ہے تو باقی کیا حال ہوگا؟

اس پر تبصرہ فرماتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آجکل لمبے دن ہوتے ہیں، لوگ کام سے فارغ ہو چکے ہوتے ہیں، انصار میں سستی ہے تو باقی کیا حال ہوگا؟ انصار کی تربیت کریں گے تو ان کی اگلی نسلوں کی تربیت ہوگی، انصار کی تربیت نہیں ہوگی تو نسلوں کی تربیت بھی نہیں ہوگی، یہ بہت ضروری ہے۔

حضور انور نے قائد مال سے مخاطب ہوتے ہوئے بجٹ کے حوالے سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی نیز تلقین فرمائی کہ جب انصار اپنا چندہ اور بجٹ لکھواتے ہیں تو انہیں کبھی بھی سچائی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ موصوف نے عرض کیا کہ انصار سے بجٹ تو collect کرتے ہیں اور بار بار یاددہانی بھی کروائی جاتی ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ ہماری income یہی ہے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ان سے کہیں یہ نہ کہو کہ تمہاری income یہ ہے، یہ کہو کہ میں اتنا چندہ دے سکتا ہوں، کم از کم جھوٹ تو نہ ہو۔ بجٹ لکھواتے ہوئے نہ جھوٹ بولیں، نہ چندہ دیتے ہوئے جھوٹ بولیں، غلط بیانی نہ کریں۔ پیسوں کی خاطر غلط بیانی کرنے کا فائدہ کیا ہے؟ جو وہ کہتے ہیں ہم اتنا چندہ دے سکتے ہیں، ٹھیک ہے، قبول کرلیں۔ ٹھیک ہے، تم اتنا دے سکتے ہو، تمہارے سے ہم اتنا ہی لے لیں گے لیکن یہ نہ کہو کہ ہماری آمد اتنی ہے۔

ہفتہ تربیت:

حضور انور نے اس بات کا اعادہ فرمایا کہ جتنا چندہ کوئی دے سکتا ہے، وہ دے، لیکن غلط بیانی نہ کرے۔ یہ عادت ڈالیں، سچائی کی عادت ڈال دیں اور یہ تربیت کا کام ہے۔ جتنی کوشش آپ مال میں کرتے ہیں یا چندہ لینے کے لیے کرتے ہیں، اتنی کوشش تربیت والے اگر کریں تو باقی مسائل بھی حل ہو جائیں۔ آپ عشرہ مال تو مناتے ہیں، عشرہ تربیت اتنا نہیں مناتے اور صرف پیچھے پڑے رہتے ہیں کہ چندہ دو۔ کبھی پیچھے نہیں پڑے کہ نماز پڑھو، قرآن پڑھو اور حدیث پڑھو نیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھو۔

حضور انور کی خدمت میں قائد تعلیم نے مطالعہ کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے انصار میں پائی جانے والی سستی کا تذکرہ کرتے ہوئے راہنمائی طلب کی کہ کس طرح سے اس کو دُور کیا جا سکتا ہے؟

جو لوگ پوری کتب نہ پڑھ سکیں وہ کیا کریں؟

حضور انور نے فرمایا کہ اگر پوری کتابیں نہیں پڑھ سکتے تو جن کو انگریزی پڑھنی آتی ہے ان کو Essence of Islam اور جن کو انگریزی نہیں پڑھنی آتی ان کو مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اپنی تحریروں کی رُو سے پڑھنی چاہیے، وہ ان کو دیں، مختلف topics میں سے جو دلچسپی

کے topic ہیں وہ پڑھیں۔ اسی سے کافی معلومات مل جائیں گی، پوری کتاب نہیں بھی پڑھ سکتے تو آسان اردو میں ملفوظات ہیں، ان کو پڑھنے کی توجہ دلائیں۔

چشمۂ معرفت کا وہ حصہ جس میں حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام نے جلسہ میں تقریر کی تھی، وہ حصہ خاص طور پر پڑھائیں، پھر جو اعتراض کے جواب میں پہلا حصہ ہے وہ بعد میں پڑھائیں۔ اس کے ستّر سے پچھتر صفحات ہیں۔ چشمۂ معرفت کی تقریر کا وہ حصہ پڑھائیں، اس میں بہت ساری باتوں کے جواب بھی مل جاتے ہیں، اس سے آج بھی بہت سارے contemporary issues کے جواب مل جاتے ہیں۔ آپ نے مربیان اتنے رکھے ہوئے ہیں ان سے مدد لیں۔

ہر ناصر مربی ہوتا ہے: اسی طرح حضور انور نے موصوف سے دریافت فرمایا کہ آیا وہ مربی ہیں؟ موصوف کے نفی میں جواب پر حضور انور نے فرمایا کہ ہر ناصر مربی ہوتا ہے، پہلے گھر میں مربی بنیں، پھر اپنے ماحول میں بنیں، پھر علاقے میں بنیں اور ملک میں بنیں۔ حضور انور نے مزید توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ تربیت اور تعلیم یہ دونوں شعبہ جات active ہو جائیں تو مال کے شعبہ جات، تحریک جدید، وقف جدید اور جتنی قربانیاں کرنے والے ہیں، یہ خود بخود active ہو جاتے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور نے ممبران مجلس عاملہ کو عمومی ہدایات سے بھی نوازا اور بحیثیت جماعتی عہدیداران کی ذمہ داریوں کی طرف انہیں توجہ دلائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ سچائی پر قائم رہیں۔ نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ قرآن کریم پڑھیں، تلاوت کریں اور اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی کتب پڑھیں، ان کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اگر پوری کتابیں نہیں بھی پڑھ سکتے تو کم از کم کتابوں کی شکل میں مختلف عناوین کے تحت اکٹھے کیے گئے مضامین کو ہی پڑھنا شروع کریں، وہی عادت ڈال لیں اور سچائی پر قائم رہیں، خدمتِ خلق کریں، گھروں میں تربیت کی طرف توجہ دیں اور اپنے نمونے قائم کریں۔ گھروں میں اپنے نمونے قائم کریں گے تو ماحول کو بھی بہتر کرنے والے ہوں گے۔ یہ چار، پانچ پوائنٹ ہیں جن پر آپ کو عمل کرنا چاہیے۔

نماز باجماعت: مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ انصاراللہ کے اجتماع پر آپ لوگ یہاں آئے ہوئے تھے تو بڑے فخر سے آپ نے کہا تھا کہ ہمارے پینتیس فیصد انصار نمازیں پڑھتے ہیں۔ تو یہ تو کوئی کمال نہیں ہے۔ پینتیس فیصد انصار نماز پڑھتے ہیں یا باجماعت نماز پڑھتے ہیں۔ جن کے گھر سینٹر سے دُور ہیں وہ کم از کم گھروں میں باجماعت نماز کا رواج ڈالیں، بیوی بچوں کو نماز پڑھا لیا کریں، اس سے ایک باجماعت نماز کا احساس تو پیدا ہوگا۔

بعد ازاں ممبران مجلس عاملہ کو حضور انور سے سوالات پوچھنے اور اپنے شعبہ جات کے حوالے سے راہنمائی حاصل کرنے کا موقع ملا۔

قائد ذہانت وصحت جسمانی نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ شعبہ تبلیغ کے ساتھ مل کر اپنے انصار کے events میں غیر از جماعت دوستوں کو لے کر آئیں اور ان میں سپورٹس ایونٹس کروائیں، اس سلسلے میں حضور انور اگر کچھ مزید راہنمائی فرما دیں؟

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ انصار صرف سپورٹس کے لیے نہ آئیں بلکہ آگے پھر ان کی جماعت سے attachment بھی ہو، انصار کی عمر تو ایسی عمر ہے کہ اس میں تو اگلے جہان کی زیادہ فکر ہو جاتی ہے، یہ احساس پیدا کریں۔

حضور انور کے صفِ دوم کے انصار کی کُل تعداد اور ان میں سے ورزش کرنے والوں کی بابت دریافت فرمانے پر نائب صدر

برائے صفِ دوم نے عرض کیا کہ صفِ دوم کے انصار کی کُل تعداد 3400 ہے اور ان میں سے 1400 ؍انصار کے پاس سائیکل ہے اور سائیکلنگ کے پروگرام بنائے جاتے ہیں۔

سائیکلنگ: اس پر حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ سائیکل گھر میں، shelf میں سجا کر رکھا ہوا ہے، اس کا فائدہ کیا ہے؟ اس تبصرہ پر تمام شاملین مجلس بھی خوب محظوظ ہوئے۔ موصوف سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے استفسار فرمایا کہ وہ کام پر کیسے جاتے ہیں نیز تلقین فرمائی کہ جہاں تک ممکن ہو سائیکل پر ہی جانا چاہیے اور وہ خود کوشش کریں کہ اپنا نمونہ دکھائیں۔

سائیکل سفر کی بابت دریافت فرمانے پر موصوف نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ پچھلے ہفتے ہم نے کینیڈا بھر کی سطح پر سائیکل سفر کا اہتمام کیا تھا، جس میں ماشاء اللہ ۵۰۰؍ سے زائد انصار نے شرکت کی۔ حضور انور کے استفسار پر موصوف نے عرض کیا کہ چونکہ بعض انصار شامل نہیں ہوتے، اس لیے ان کو مدنظر رکھتے ہوئے کم از کم پانچ سے پندرہ کلومیٹر کا ٹارگٹ رکھا گیا تھا۔

اس پر حضور انور نے مجلس انصار اللہ یوکے کے ایک سائیکل گروپ کی مثال بیان فرمائی جنہوں نے حال ہی میں سپین جا کر سائیکل سفر کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں سے پچاس سائیکلسٹ گئے تھے اور وہاں کے دوسرے سائیکلسٹ جو دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے تھے، وہ بھی ان میں شامل ہو گئے اور اس طرح سپین میں تبلیغ کا ایک ذریعہ بھی بن گیا۔ وہ ۲۵۰ سے ۳۰۰؍ کلومیٹر سفر کر کے آئے ہیں۔ اس طرح کا ایک علیحدہ event رکھا کریں۔

حضور انور نے مزید توجہ دلائی کہ جن کو encourage کرنا ہے ان کو علیحدہ رکھیں اور جو اچھے سائیکلسٹ ہیں، ان کا علیحدہ گروپ بنائیں۔ اس کو تبلیغ کا ذریعہ بھی بنائیں۔ یوکے کے گروپ نے وہاں جا کے پھر لٹریچر بھی تقسیم کیا، تبلیغ بھی کی، دوسرے لوگ بھی شامل ہوئے۔ جاپان، ادھر ادھر سے لوگ باہر کے سیّاح آئے ہوئے تھے۔ جو وہاں کی سائیکلنگ ایسوسی ایشن تھی ان سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے ان کے ساتھ مزید پچاس، ساٹھ اور لوگ ملا دیے۔ اس کے بعد انہوں نے پیدرو آباد سے قرطبہ تک کا سفر اختیار کیا، اس کے علاوہ بھی سفر کیا، اس سے تبلیغ کا رستہ بھی کھل گیا۔ تو مقصد ایک یہ بھی تھا کہ جہاں آپ کی صحت اچھی ہو، وہاں تبلیغ کے راستے بھی کھلیں۔

اپنے کام کے نظریے کو ذرا وسیع کریں۔ صرف محدود چھوٹا سا نہ رکھیں کہ بس ہم نے پانچ کلومیٹر سائیکل چلا لیا ہے تو بہت تیر مار لیا یا میں نے ایک گھنٹہ سائیکل چلا لیا تو بہت کچھ ہو گیا۔ سوال یہ ہے کہ آپ کے کتنے قائدین سائیکل چلاتے ہیں؟ ان کی صحت بھی اچھی ہو اور پھر ان کو دیکھ کے باقیوں کو بھی encouragement ہو۔

حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ انصار میں پہنچ کر یہ تصور پیدا ہو جاتا ہے، ہماری personality تب بنتی ہے، جتنا ہمارا پیٹ بڑا ہو۔ اس پر تمام شاملینِ مجلس نے بھی خوب حظ اٹھایا۔ حضور انور نے مزید ہدایت فرمائی کہ اس تصور کو ختم کریں کہ میں بزرگ اور بوڑھا نظر آؤں، بوڑھا نظر نہیں آنا چاہیے، جوان نظر آنا چاہیے۔ آپ تو جوانوں کے جوان ہیں، انصار اللہ اس لیے بنائی گئی تھی۔

تجنید کے متعلق راہنمائی طلب کی گئی کہ کچھ لوگ اپنے گھر کے پتے کی بجائے اپنے کام یا کاروبار کا پتہ درج کرتے ہیں، جس سے الجھن پیدا ہوتی ہے اور ان سے رابطہ رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ حضور انور نے اس کی بابت وضاحت فرمائی کہ گھر کا پتہ تجنید

میں درج ہونا چاہیے، چاہے وہ کہیں بھی کام کرتا ہو، جہاں کوئی شخص رہائش پذیر ہو، وہاں کی تجنید میں شامل ہونا چاہیے۔

قائد ایثار جو فلاحی کاموں کی نگرانی کرتے ہیں، انہوں نے اپنے شعبے کی مساعی کی بابت تفصیل پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال شعبہ کی توجہ زیادہ سے زیادہ انصار سے رابطہ برقرار رکھنے اور مضبوط تعلق اُستوار کرنے پر مرکوز رہی اور اس کا کافی حوصلہ افزا اَور مثبت فیڈ بیک بھی ملا۔ نیز عرض کیا کہ شعبہ کس طرح دوسرے انصار بھائیوں سے رابطہ قائم کر کے انہیں تحائف بھجواتا اور ان کا حال احوال بھی معلوم کرتا ہے۔

اس پر حضور انور نے راہنمائی فرمائی کہ قائد ایثار کا کام یہ تحریک کرنا ہے کہ تم لوگ چیریٹی میں دو، یہ نہ کہو کہ ہمیں دو۔ لوگ تمہارے سے زیادہ غربت کی حالت میں ہیں، ان کے لیے صدقہ بھیجو اور چیریٹی میں دو۔ مختلف تنظیمیں ہیں، ہیومینٹی فرسٹ کو دے سکتے ہیں، لوکل چیریٹیز کو دے سکتے ہیں، انٹرنیشنل چیریٹیز کو دے سکتے ہیں۔

ان کو کہیں کہ ہم اپنے لیے نہیں مانگ رہے، جماعت کے لیے نہیں مانگ رہے بلکہ ان غریبوں کے لیے مانگ رہے ہیں جو افریقہ میں بیٹھے ہیں، ان کے لیے مانگ رہے ہیں جو کسی اور غریب ملک میں بیٹھے ہیں۔ ان کو پانی مہیا کرنا ہے، ان کو خوراک مہیا کرنی ہے یا فلسطینیوں کو aid دینی ہے اور جو جو بھی ایڈ ایجنسیاں فلسطینیوں میں خوراک، کپڑا اور پانی مہیا کر رہی ہیں، ان کے لیے دینا ہے، تو تم لوگ ان کے لیے دو۔ اور یہ عمر ایسی ہے جہاں تم لوگ خیرات وصدقہ کی طرف توجہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ بھی تمہارے سے نیک سلوک کرے گا، اس کے بعد تو پھر اگلا جہان ہی ہے، تو اس طرف ان کو توجہ دلائیں۔ صرف تحفے دے کے ان کو خوش کر لینا تو کافی نہیں ہے، ہم نے دوسروں کی خدمت کرنی ہے، ایثار کا کام اپنوں کی خدمت کرنا نہیں ہے۔

قائد تبلیغ نے اپنے شعبہ کی کارگذاری کی تفصیل پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ دیگر اقدامات کے ساتھ ساتھ انفرادی تبلیغی سیشنز بھی منعقد کروائے جا رہے ہیں۔

حضور انور نے تبلیغ کے ٹارگٹ کے حوالے سے استفسار فرمایا تو موصوف نے عرض کیا کہ امسال سو بیعتوں کا ٹارگٹ ہے اور اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے بتیس بیعتیں ہو چکی ہیں۔ اس تناظر میں کینیڈا کی کُل آبادی کی بابت دریافت فرمانے پر حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ کُل آبادی تقریباً بیالیس ملین ہے۔ اس پر حضور انور نے استفہامیہ انداز میں تبصرہ فرمایا کہ سو ۱۰۰ آدمی کے حساب سے پھر آپ کو کتنے سو سال لگیں گے؟ حضور انور کے استفسار پر قائد تبلیغ نے عرض کیا کہ تقریباً ۲۵ ہزار (leaflets) تقسیم ہوئے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس سے کیا فائدہ ہوگا؟ جب میں نے آپ کو سکیم دی تھی، اس وقت سے اب تک ملک کی دس فیصد آبادی کو اگر لیف لیٹس دیتے تو بیالیس ملین میں سے چار اعشاریہ دو ملین تک پیغام چلا جانا تھا۔

تعارف تو ہوتا کوئی نہیں، آپ دو تین سیاستدانوں سے مل کے، وزیر اعظم کے آگے پیچھے پھر کے سمجھتے ہیں کہ ہم نے بڑا تیر مار لیا۔ لوگوں تک پہنچنا بھی ضروری ہے۔ صرف بڑے بڑے طبقوں اور حلقوں تک نہ جائیں۔

اس دفعہ بھی انہوں نے مجھ سے پوچھا تھا کہ سیاستدانوں کو جلسہ پر بلائیں یا نہ بلائیں۔ میں نے کہا تھا کہ جلسہ جماعت کی تربیت کے لیے ایک event ہوتا ہے۔ اپنے پروگراموں کو تربیت اور تبلیغ پر فوکس کریں اور لوگوں میں اس طرح ایک جذبہ پیدا کریں کہ ان کا اصل مقصد کیا ہے، کیونکہ زیادہ توجہ پھر اسی طرف ہوتی ہے۔ نہ عورتیں توجہ دے رہی ہوتی ہیں، نہ مرد توجہ دے رہے ہوتے ہیں، صرف یہ ہوتا ہے کہ واہ واہ! آج ہمارے پاس فلاں منسٹر آ گیا ہے۔ فلاں سیاستدان آ گیا۔ فلاں وزیر اعظم آ گیا۔ اس نے یہ تقریر کر دی اور اخبار میں ہماری کوریج ہوگئی۔ کوریج تو کمال نہیں ہے۔ کمال تو وہ ہے کہ ہم نے اپنی تربیت کتنی کی ہے، اپنوں کو کتنا سنبھالا ہے، یہ چیز ہے۔ یہ شعبہ تربیت، شعبہ تبلیغ اور مربیان سب کے مل کر کرنے کا کام ہے۔

حضور انور نے لازمی چندہ جات کے ساتھ ساتھ تنظیمی چندہ

جات کی اہمیت پر توجہ مبذول کرواتے ہوئے زور دیا کہ چندہ عام، چندہ وصیت، اور چندہ جلسہ سالانہ جیسے چندہ جات لازمی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ذیلی تنظیموں جیسے کہ مجلس انصار اللہ کے مقرر کردہ چندہ جات بھی خصوصی اہمیت کے حامل ہیں، ان کو تنظیمی چندہ جات کہا جاتا ہے، جو مجلسِ شوریٰ میں منتخب نمائندگان کے ذریعہ مقرر کیے جاتے ہیں۔ یہ نمائندے اپنی تنظیموں کی طرف سے مالی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کا عہد کرتے ہیں، نتیجۃً متعلقہ ذیلی تنظیموں کے اراکین بھی ان چندوں کی ادائیگی کے پابند ہوتے ہیں۔

آخر پر معاون صدر نے حضورانور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم باقاعدگی سے دنیا کے حالات بہتر ہونے کے لیے یا جنگ نہ ہونے کے لیے دعا کرتے ہیں۔ کیا غلبۂ اسلام کسی بڑی جنگ یا عالمی جنگ کے ساتھ مشروط ہے؟

اس پر حضورانور نے فرمایا کہ مشروط تو کہیں نہیں ہے۔ کہاں لکھا ہوا ہے کہ مشروط ہے! اگر یہی حالات رہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ ضرور لکھا ہے کہ اگر لوگوں نے اپنی حالت کو نہ بدلا تو دنیا میں تباہیاں آئیں گی۔ یہ تقدیر ایسی ہے جو ہماری دعاؤں سے بدلی جاسکتی ہے اور اللہ تعالیٰ یہ قدرت رکھتا ہے کہ بغیر بڑی بڑی آفات کے بھی اگر دنیا حالت بدل لے، جو عموماً تاریخ یہ ثابت کرتی ہے اور دنیا کے حالات بھی یہ بتا رہے ہیں کہ مشکل ہی لگتا ہے کہ حالت بدلے۔ اس لیے غالب امکان یہی ہے کہ کوئی تباہی آئے یا جنگ ہو۔ اس کے بعد لوگوں کا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع پیدا ہو۔ اس لیے میں کہتا ہوں پہلے اپنا تعارف کروائیں۔ ابھی تک تو آپ نے بیالیس ملین کی آبادی میں صرف پچیس ہزار لٹریچر تقسیم کیا ہے تو اس سے آپ نے دنیا کو کیا بتانا ہے؟

دنیا کو بتائیں کہ یہ تباہی آسکتی ہے، تم لوگ خدا کی طرف رجوع کرو اور یہی بچنے کا ایک ذریعہ ہے تاکہ بعد میں اگر وہ احمدی نہیں بھی ہوتے تو ان کو یہ احساس پیدا ہو کہ ہاں! کچھ لوگ ایسے تھے جو ہمیں اس طرف بلایا کرتے تھے۔ جب تباہیاں آئیں، اس کے بعد جو لوگ بچ جائیں، ان کا رجوع پیدا ہو اور وہ پھر آپ کی طرف آئیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارا کام اپنا تعارف کروانا اور لوگوں کو پیغام دینا ہے۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی تباہی سے بچنے کی دعا کی ہوئی ہے بلکہ طاعون کے دنوں میں بھی آپؑ نے دعائیں کی ہوئی ہیں، بہت دعائیں کی ہیں، گڑگڑا کے دعائیں کی ہیں۔ تو اصل تو یہی ہے کہ دنیا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور بعض دفعہ حالات ایسے ہوتے ہیں کہ تباہی کے ساتھ ہی یہ چیزیں مشروط ہو جاتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس بات پر بھی قادر ہے کہ وہ تباہی نہ آئے اور اس کے بغیر حالات بدل جائیں۔ اس لیے ہمارا کام یہ ہے، جو کوشش ہے، اس کے ذریعہ سے پیغام پہنچائیں اور ساتھ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تباہی سے دنیا کو بچا بھی لے۔ لیکن پھر بھی اگر لوگ نہیں مانتے تو پھر اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے جو غالب آنی ہے، وہ تو آنی ہے۔

ملاقات کے اختتام پر مجلس عاملہ کے ممبران کو حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل ہوا اور یوں یہ ملاقات بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل لندن 30 مئی 2024ء صفحہ 1)

❁❁❁

44واں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2024ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھارت کے ذیلی تنظیمات مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماعات کیلئے مؤرخہ 26،25 اور 27/ اکتوبر 2024ء (جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی از راہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اِس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ اِن اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

کتابچہ ''حیاتِ مسیحؑ بجواب وفات مسیحؑ'' پر ایک نظر

قسط:2 آخری

(غلام نبی نیاز۔سابق مبلغ انچارج صوبہ جموں وکشمیر)

اسلام چونکہ ایک کامل مذہب ہے لہٰذا زیادہ زور اُن پادریوں کا مسلمانوں کی طرف ہی تھا۔ چنانچہ دجال صفت پادریوں نے اسلام اور بانی اسلام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہایت درجہ دلآزار اور تکلیف دہ لٹریچر شائع کر کے تقسیم کیا۔

وفاتِ مسیح: ایسے زمانے میں اللہ تعالیٰ نے مسلم امۃ پر رحم کرتے ہوئے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپؑ چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور تھے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کاسر صلیب کے خطاب سے یاد فرمایا تھا اور خدا تعالیٰ خود آپ کی پشت پناہی کر رہا تھا۔ آپ علیہ السلام نے صلیبیوں کی شہ رگ پکڑی کہ جس مسیح کو تم آسمان پر زندہ بیان کرتے ہو وہ اور نبیوں کی طرح دنیا میں زندگی گزار کر 120 سال کی عمر میں وفات پا کر خدا کے حضور چلے گئے ہیں۔ اس طرح نقلی و عقلی دلائل دے کر ان کا تعاقب کیا اور ہمیشہ کے لیے ساکت کر دیا اور ان کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا۔ مولانا نور محمد صاحب نقشبندی، چشتی مالک اصح المطابع دہلی شاہ رفیع الدین صاحب شاہ اور اشرف علی صاحب کے شائع کردہ قرآن شریف کے ترجمے کے دیباچہ میں یوں رقمطراز ہیں۔

''اسی زمانے میں پادری لفرائے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصے میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا۔ اسلام کی سیرت احکام پر جو اس کا حملہ ہوا تو وہ ناکام ثابت ہوا۔ کیونکہ احکام اسلام و سیرۃ رسولؐ اور احکام انبیاء بنی اسرائیل اور ان کی سیرۃ جن پر اس کا ایمان تھا یکساں تھے۔ پس الزامی نقلی و عقلی جوابوں سے ہار گیا۔ مگر حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لیے اس کا خیال میں کارگر ثابت ہوا۔ تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور لفرائے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح سے فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ مَیں ہوں۔ پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کر لو۔ اس ترکیب سے اس نے لفرائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کو اپنا پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا۔ اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی۔'' (معجز نما کلاں قرآن شریف مترجم)

ایک امریکن لفٹیننٹ نے ایک غیر از جماعت دوست سلطان احمد صاحب جو 1943ء کو پونا چھاؤنی میں اکاؤنٹینٹ تھے کو احمدی سمجھ کر مذہبی گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ دریافت کرنے پر لفٹیننٹ صاحب نے کہا کہ میں امریکن ہوں اور ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ کسی احمدی سے بات نہ کرنا ورنہ وہ تمہیں مسلمان بنا لیں گے۔ سو اَب مَیں تم سے کوئی بات نہ کروں گا۔''

(بحوالہ الفضل نو فروری 1952ء)

چنانچہ 1894ء کو لندن میں پادریوں کی ایک عالمی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں لارڈ بشپ آف گلوسٹر ریورنڈ چارلس جان ایلی کوٹ نے احمدیت کے متعلق نہایت درجہ تشویش و اضطراب کا اظہار کر کے دنیا بھر کے عیسائیوں کو مطلع کیا کہ

''اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ مجھے ان لوگوں نے جو صاحب تجربہ ہیں بتایا ہے کہ ہندوستان کی برطانوی مملکت میں ایک نئی طرز کا اسلام ہمارے سامنے آ رہا ہے اور اس جزیرے میں بھی کہیں کہیں اس کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ یہ ان بدعات کا سخت مخالف ہے جن کی بنا پر محمدؐ کا مذہب ہماری نگاہ میں قابل نفرین قرار پاتا ہے۔ اس نئے اسلام کی وجہ سے محمدؐ کو پھر وہی پہلی سی عظمت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ یہ نئے تغیرات بآسانی شناخت کیے جا سکتے ہیں۔ پھر یہ نیا اسلام اپنی نوعیت میں مدافعانہ

ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا بھی حامل ہے۔افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہم میں سے بعض کے ذہن اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔''

(The officail report of the missionary conference of the anglican commsion 1894 P-64)

ظہور امام مہدی: یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کا مختصر تعارف کرایا جائے نیز ان کے دعویٰ کو ان کی تحریرات کی رو سے قارئین کرام کے نظروں میں لا کر حق تبلیغ سے بھی سبکدوشی ہو کہ ان کے مامور من اللہ کی بیعت میں شامل ہونا قومی سلامتی اور غلبہ دین متین یعنی اسلام کے لیے ضروری ہے۔ پس واضح رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچپن سے ہی عزلت پسند اور دنیاوی لہو ولعب سے بیزار تھے۔ آپ کا زیادہ وقت مسجد میں ہی گزرتا تھا دنیا کی طرف رغبت نہ تھی۔اسی چیز نے آپ کے والد محترم کو متفکر بنا رکھا تھا۔ چنانچہ آپ نے والد محترم کی حکم کی تعمیل میں 1864ء میں ملازمت اختیار کی۔ والد محترم کا خیال تھا کہ اس طرح آپ کو دنیا داری کی طرف رغبت پیدا ہو گی لیکن ایسا نہ ہوا نہ ہوتھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے خدمت دین کا عظیم کام انجام دینے کا منصوبہ رکھا تھا۔جس کی عملی صورت آج تمام دنیا میں دیکھی جاتی ہے۔ سیالکوٹ میں آپ دفتر سے آکر کمرے میں قرآن مجید اور دوسرے مذاہب کا مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ 1874ء میں آپ کے والد محترم کی وفات ہو جاتی ہے۔ چنانچہ آپ نے قرآن مجید، احادیث، تفاسیر اور دوسرے مذاہب اور فلسفوں کا مطالعہ جاری رکھا۔ ملازمت کو آپ نے الوداع کہا۔ یہی وہ زمانہ تھا جب اسلام پر چومکھی حملے ہو رہے تھے۔ کیا عیسائی کیا ہندو اور کیا دوسرے فلسفوں کے دلدادہ لوگ اسلام کو اپنا دشمن سمجھ کر اس کی بیخ کرنے کے درپے تھے۔ان حالات کو دیکھ کر آپ نے 1880 تا 1884ء کے عرصہ میں براہین احمدیہ جیسی معرکۃ الآراء کتاب لکھی۔ جس میں آپ نے ثابت کیا کہ عالم انسانیت کیلئے یہی ایک مذہب ہے جو ایک کامل ضابطہ حیات اور دستور العمل ہے۔ آپ نے اس کتاب میں نقلی و عقلی دلائل دے کر تمام مذاہب پر اسلام کی برتری ثابت کی۔ آپ نے اس کتاب میں بتایا کہ خدا تعالیٰ جس طرح پہلے بولتا تھا آج بھی بولتا ہے۔ اس طرح آپؑ نے الہام کی حقیقت اور ضرورت اور اس کی اہمیت پر زور دیا اور ثبوت کے طور پر اپنے الہامات اور مکاشفات کا ذکر بھی کیا۔ چنانچہ اس کتاب کے منظر عام پر آتے ہی علمی حلقوں میں اس کی سراہانہ کی گئی۔ اس کی تعریف و توصیف کا اظہار کیا گیا۔ جماعت اہل حدیث کے مشہور و معروف عالم مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی نے اس پر زبردست ریویو لکھا کہ

''مؤلف رسالہ براہین احمدیہ کے حالات و خیالات سے جس قدر ہم واقف ہیں، ہمارے معاصرین میں سے ایسے کم نکلیں گے۔ مؤلف صاحب ہمارے ہم وطن ہیں بلکہ اوائل عمر کے ہمارے ہم مکتب ہیں۔ اس زمانے سے آج تک ہم میں اور ان میں خط و کتابت و ملاقات و مراسلات برابر جاری ہے۔ اس لیے ہمارا یہ کہنا کہ ہم ان کے حالات و خیالات سے بہت واقف ہیں مبالغہ قرار نہ دیے جانے کے لائق ہے۔ یہ کتاب اس زمانے میں موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی۔ آئندہ کی خبر نہیں اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی اور قلمی و لسانی وحالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر مسلمانوں میں بہت کم پائی جاتی ہے۔ ہمارے ان الفاظ کو کوئی انتہائی مبالغہ سمجھے تو کم از کم ایک ایسی کتاب بتا دے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً آریہ برہموسماج سے اس زور و شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشاندہی کرے۔ جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی و جانی و قلمی و لسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھا لیا ہو۔ اور مخالفین اسلام اور منکرین اسلام کے مقابلے میں مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آکر اس کا تجربہ و مشاہدہ کر لے اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو بھی مزہ چکھا دیا ہو۔'' (اشاعۃ السنہ جلد 4)

1891ء کو آپؑ نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بتایا ہے کہ حضرت مسیح ناصریؑ دوسرے انبیاء کی طرح فوت ہو چکے ہیں اور ان کی آمد ثانی سے مراد اصالتاً ان کی آمد نہیں ہے بلکہ امت

محمدیہؐ سے ہی ایک فرد حضرت مسیحؑ کی خوبوں پر الٰہی منشا کے تحت اُس کی تائید ونصرت سے مبعوث ہوگا۔ سو وہ خود آپؑ ہیں۔ اگرچہ ایسا الہام 1890ء کو ہوا لیکن آپ نے ایک سال بعد اس کا اعلان کیا۔ اس میں کیا بھید تھا؟ سو واضح رہے کہ یہ الہام آپؑ کے مروجہ روایتی عقیدہ کے خلاف تھا جس کا اظہار آپؑ نے خود بھی براہین احمدیہ میں کیا تھا۔ آپ خود تذبذب کا شکار ہوئے اور حیران تھے۔ یہاں تک کہ اس سلسلے میں مزید الہامات نہ ہوئے۔ آپؑ اپنے پہلے والے عقیدہ پر قائم تھے۔ لیکن بار بار کے الہامات کی وجہ سے آپ قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپؑ نے یہود و نصاریٰ کی کتب کو دیکھا تب جا کر آپؑ پر خدا تعالیٰ نے ہی اصل حقیقت آشکار فرمادی اور آپ نے وفات مسیحؑ کا اظہار کیا۔ اس طرح روایتی عقیدے کی جگہ خدا تعالیٰ کے الہامی عقیدہ نے لے لی اور آپؑ نے مثیلِ مسیح اور مسیح موعود ہونے کا اعلان فرمایا کہ:

دعاوی مسیح موعودؑ:

"مجھے خدا تعالیٰ کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکم ہوں۔" (اربعین نمبر ایک صفحہ نمبر 4)

"مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 210)

"مجھے اُس خدائے کریم وعزیز کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست ونابود کرنے والا ہے کہ میں اُس کی طرف سے ہوں اور اُس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں اور اُس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا جب تک وہ اپنا تمام کام پورا نہ کرلے جس کا اُس نے ارادہ فرمایا ہے۔" (اربعین حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 348)

آپؑ کی اسلامی خدمات کا غیروں نے بھی اعتراف کیا ہے چنانچہ ہفت روزہ ہماری زبان علی گڑھ کے ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں۔

"موجودہ زمانے میں احمدی جماعت نے منظم تبلیغ کی جو مثال قائم کی ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ لٹریچر، مساجد اور مدارس کے ذریعہ یہ لوگ ایشیا، یورپ، افریقہ اور امریکہ کے دور دور گوشوں تک اپنی کوششوں کا سلسلہ قائم کر چکے ہیں۔ جس وجہ سے غیر مسلم جماعتوں میں ایک گونہ اضطراب پایا جاتا ہے۔ کاش! دوسرے لوگ بھی ان کی مثال سے سبق لیتے۔"

(ہفت روزہ ہماری زبان علی گڑھ 23 دسمبر 1958ء)

قارئین کرام! مصنف نے یہ بے تکی بات بھی درج کی ہے کہ

"دن بدن قادیانیت دم توڑ رہی ہے"

موصوف کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ ابھی تک احمدیت دوصد 20 ممالک میں بفضلہ تعالیٰ نہایت آب و تاب کے ساتھ قائم ہو چکی ہے۔ سال 2023ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ کا دورہ کر کے کئی مساجد کا افتتاح بھی کیا ہے۔ صرف جرمنی میں 60 مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ جبکہ فی الحال ایک سو مساجد بنانے کا پروگرام ہے۔ برصغیر کو چھوڑ کر دنیا میں اب تک 20 ہزار سے زائد مساجد جماعت نے تعمیر کی ہیں۔ کچھ وہ مساجد بھی ہیں جو ائمہ اور مقتدیوں کے سمیت ملی ہیں۔ جماعت احمدیہ کے تحت مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے آٹھ چینلز اور درجنوں ریڈیو اسٹیشن دن رات تبلیغ حقہ کا اہم کام انجام دے رہی ہیں۔ نصرت جہاں اسکیم کے تحت فریقہ کے مختلف ممالک میں 40 سے زائد سکنڈری اور 37 جونیئر سیکنڈری اسکولز قائم ہیں۔ جبکہ 373 پرائمری اسکولز بلاامتیاز مذہب وملت نئی پود کو زیور تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کرتے ہیں۔ انہی ممالک میں 32 ہسپتال اور سینکڑوں ہومیو پیتھک ڈسپنسریاں خلق خدا کی خدمت پر مامور ہیں۔ قادیان دارالامان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے لنگر خانہ اور جامعہ احمدیہ قائم ہے۔ اِن کی شاخیں اَب دنیا کے ہر بڑے شہر میں قائم ہو چکی ہیں۔ جہاں مہمانوں اور زائرین کی تواضع بلالحاظ رنگ ونسل ہوتی ہے۔ جبکہ جامعہ احمدیہ میں مبلغین اور علماء تیار کیے جاتے ہیں۔ دنیا کے مختلف ملکوں میں پریس وپبلیکیشنز کا سلسلہ بھی قائم ہے۔ جہاں بیسیوں اخبارات چھپتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے عظام

اور علمائے کرام کی کتب چھپتی ہیں۔ قرآن مجید کا ترجمہ ابھی تک 70 زبانوں میں مکمل جبکہ 30 سے زائد زبانوں میں جزوی بھی چھپ کر بازار میں آ چکا ہے۔ الحمدللہ علیٰ فضلہ و کرمہ۔ یہ ایک مختصر سا جائزہ ہے۔

قارئینِ کرام! جماعت احمدیہ کا تبلیغی، تربیتی، تعلیمی اور رفاہی پروگرام دنیا بھر میں اس قدر پھیل گیا ہے جس کا تصور بھی یہ کورچشم نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور اس کی تائید و نصرت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الٰہی مشن اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ اس پر اَب سورج ڈوب نہیں سکتا۔ الحمدللہ۔ یہی وہ مشن ہے جس کی طرف حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو رہنمائی فرمائی تھی کہ جب وہ موعود مسیح آئے گا تو یحی الدین ویقیم الشریعة کا نظارہ دنیا مشاہدہ کرے گی۔ یاد کریں اور تصور میں لائیں وہ زمانہ جب بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کو ابھی تک بیعت تک لینے کا الٰہی حکم نہیں ملا تھا۔ وہ صرف ایک خادم اور ناصر دین کے رنگ میں جانے جاتے تھے۔ تو 200 مولویوں نے حسب عادت آپ پر کفر کا فتویٰ صادر کر دیا تا کہ اس نور کو بجھا دیا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا یہ واقعہ بڑا اہم، بڑا عجیب، بڑا دلچسپ، بڑا پیارا اور بڑی بنیادی حیثیت کا حامل ہے اور وہ یہ کہ ابھی آپ کو بیعت لینے کا حکم نہیں ملا تھا کہ ہندوستان کے چوٹی کے دوسو علماء نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ آپ کے گھر دوسو چوٹی کے علماء کے کفر کے فتوے تو تھے لیکن آپ کے گھر میں کوئی احمدی نہ تھا کیونکہ ابھی آپ نے بیعت لینی شروع نہ کی تھی۔ ابھی آپ کو بیعت لینے کا حکم نہیں ملا تھا۔ پھر دیکھو وہ جو پہلے دوسو تھے اسّی (80) سال میں ہزاروں ہو گئے بالفاظِ دیگر دوسو فتوے ہزاروں فتووں کا رنگ اختیار کر گئے مگر وہ جو اکیلا تھا جس کے شروع میں ایک بھی احمدی نہ تھا اس کی آواز جو قرآن کریم کے عشق میں ڈوبی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار سے لبریز ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سیچوریٹڈ (Saturated) ہے یعنی ایسی محبت جس سے زیادہ محبت ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ آواز ساری دنیا میں گونج رہی ہے اور کفر کے فتوے اس کی گرد کو بھی نہیں پا سکے۔“ (خطبہ جمعہ 30 مارچ 1973ء بمقام ربوہ)

برصغیر کے بلند پایہ ادیب و صحافی علامہ نیاز فتح پوری فرماتے ہیں۔

”احمدی جماعت کی کامیابیاں اس درجہ واضح اور روشن ہیں کہ اس سے ان کے مخالفین بھی انکار کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اس وقت دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ان کی تبلیغی جماعتیں اپنے کام میں مصروف نہ ہوں اور انہوں نے خاص عزت و وقار حاصل نہ کر لیا ہو۔“ (ماہ نامہ نگار لکھنو اگست 1959ء)

حرفِ آخر: قارئین کرام! قادیان سے اٹھنے والی آواز خدائی آواز تھی۔ یہ ناممکن تھا کہ یہ آواز ناکام ہو جاتی اس آواز نے دنیا کے ہر گوشے کو اپنی دین عافیت میں سمیٹا۔ جس نے بھی اس آوز کو دبانے کی کوشش کی اس کو ناکامی و نامرادی کے سوا کچھ حاصل نہ ہو سکا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی......میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔“

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 66-67)

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا، پھیلتی، جائے گی شش جہت میں سدا
تیری آواز اے دشمن بدنوا! دو قدم دور دو تین پل جائے گی

☆......☆......☆

نوٹ: یہ ایک ضخیم اور مفید کتاب ہے۔ جس کا خلاصہ دو اقساط میں رسالہ میں ہذا میں شائع کیا گیا ہے۔ (ادارہ)

100 سال قبل جولائی 1924ء

۞ 11 اور 12 جولائی 1924ء کے تاریخی دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی قادیان سے تاریخی سفر یورپ پر روانگی:

قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے 1924ء میں ویمبلے لندن میں منعقد ہونے والی کانفرنس مذاہب عالم میں شرکت کی غرض سے سفرِ یورپ اختیار فرمایا۔ اس دورے کے لیے حضورؓ کا قافلہ 12/جولائی کو قادیان سے روانہ ہوا۔ قافلے کی روانگی کا کچھ احوال تاریخ کے اوراق سے پیش ہے۔

۞ سفر یورپ کے لیے تیاری:

اس عظیم الشان سفر کی مناسبت سے جتنی جلدی تیاری ہوئی شائد ہی اس کی مثال پہلے دنیا میں کہیں ملتی ہو۔ چھ ہزار میل کا سفر اور صدیوں کی تبلیغ کے لئے سکیم بنانے کی تجویز اور حالت یہ کہ سفر کے شروع ہونے تک حضور کو کسی امر کے سوچنے کے لئے یکسوئی کے لمحات میسر نہیں آسکے۔ 9۔10 جولائی 1924ء کی رات کے گیارہ بجے کانفرنس والا مضمون ہی بمشکل ختم ہوا اور 12 جولائی حضور کی روانگی کی تاریخ تھی۔ اس لحاظ سے 10 اور 11 جولائی کے صرف دو دن فراغت کے مل سکے۔ جن میں حضور نے اپنے بعد قادیان میں انتظام کا فیصلہ کیا۔ لائبریری میں سے ضروری کتابیں نکلوائیں اور دوسرے لوگوں کی مستعار کتابیں واپس کیں۔

۞ 11 جولائی 1924ء کا مصروف ترین دن:

11 جولائی 1924ء کے دن حضور کی مصروفیت انتہا تک پہنچ گئی۔ حضور صبح کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور نے مزار کے مشرقی دروازہ میں کھڑے ہوکر دیر تک دعا فرمائی پھر جنوب کی طرف موضع ننگل میں سے ہوتے ہوئے موضع کاہلواں کے پاس سڑک تک گئے اور دوسرے رستہ پر لوٹ کر دوبارہ مقبرہ بہشتی میں پہنچے اور مزار اقدس پر دوبارہ دعا فرمائی۔ اس وقت بھی حضور کی مصروفیت کا یہ عالم تھا کہ چلتے چلتے ایک مجاہد کو جو حضور کے ساتھ ہی دور دراز ملک کے لئے روانہ ہو رہے تھے نہایت اہم اور ضروری امور کے متعلق نوٹ اور ہدایات لکھواتے رہے۔

مقبرہ بہشتی سے واپسی کے بعد حضور گھر تشریف لے گئے اور پھر جمعہ پڑھایا جس میں مقامی انتظام کی تفصیل بیان فرمائی۔ نماز جمعہ کے بعد دیر تک بیرونی احباب سے مصافحہ فرماتے رہے۔

عصر کی نماز حضور نے مسجد مبارک میں پڑھائی اور پھر مسجد اقصیٰ میں تشریف لے گئے جہاں ایک بہت بڑے مجمع میں حضور کا ان اصحاب کے ساتھ جو حضور کے ہمراہ تشریف لے جا رہے تھے (اور جو سبز پگڑیاں بند گلے کے سیاہ کوٹ اور پاجامہ میں ملبوس تھے) فوٹو لیا گیا۔ ان اصحاب میں حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب۔ مولوی ظہور حسین صاحب اور مولوی محمد امین صاحب بھی کھڑے کئے گئے جو ایران اور بخارا میں تبلیغ کے لئے روانہ ہونے والے تھے۔ حضور انور کے سر پر سفید پگڑی تھی اور آپ کرسی پر رونق افروز تھے۔ حضور نے اپنے معمولی لباس ململ کی سفید پگڑی کھلے گلے کا لمبا کوٹ اور سفید لٹھے کی شلوار میں کوئی تبدیلی نہیں فرمائی۔

129 واں جلسہ سالانہ قادیان۔ 2024ء

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 129 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مؤرخہ 27، 28 اور 29/دسمبر 2024ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اِس مبارک جلسہ میں شمولیت کا عزم کرتے ہوئے ہر لحاظ سے اس کی کامیابی کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احبابِ جماعت کو جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جو دعائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ اور شاملین جلسہ کیلئے کی ہیں ہم سب کو اُن کا وارث بنائے۔ آمین (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

اس موقعہ پر حضور نے دو نکاحوں کا بھی اعلان فرمایا اور دعا کے بعد حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی ایک الوداعی نظم ملک عبدالعزیز صاحب طالب علم مدرسہ احمدیہ نے ایسے رقت انگیز لہجہ میں پڑھی کہ حضور آبدیدہ ہو گئے اور اخیر تک اپنا چہرہ مبارک رومال سے ڈھانپے رہے۔ اس تقریب کے بعد حضور رات کے ایک بجے تک اپنے بعد کام چلانے کے متعلق ہدایات دیتے رہے۔

❁ روانگی سے قبل مزار مسیح موعودؑ پر آخری دعا:

12 جولائی 1924ء کو روانگی کا دن تھا اس دن حضور صبح صبح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر آخری بار دعا کرنے کے لئے تشریف لے گئے اس دعا کے وقت حضور کے قلبی جذبات کیا تھے؟ حضور خود ہی اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

”صبح...... اس آخری خوشی کو پورا کرنے کے لئے چلا گیا جو اس سفر سے پہلے میں قادیان میں حاصل کرنی چاہتا تھا۔ یعنی آقائی و سیدی وراحتی وسروری وحبیبی ومرادی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر دعا کرنے کے لئے ...... مگر آہ وہ زیارت میرے لئے کیسی افسردہ کن تھی ...... یہ جدائی میرے لئے ایک تلخ پیالہ تھا اور ایسا تلخ کہ اس کی تلخی کو میرے سوا کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ میری زندگی کی بہت بڑی خواہشات میں سے ہاں ان خواہشات میں سے جن کا خیال کر کے بھی میرے دل میں سرور پیدا ہو جاتا تھا۔ ایک یہ خواہش تھی کہ جب میں مر جاؤں ...... تو میرے بھائی جن کی محبت میں میں نے عمر بسر کی ہے اور جن کی خدمت میرا واحد شغل رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عین قدموں کے نیچے میرے جسم کو دفن کر دیں تا کہ اس مبارک وجود کے قرب کی برکت سے میرا مولیٰ مجھ پر بھی رحم فرما دے۔ ہاں شاید اس قرب کی وجہ سے وہ عقیدت کیش احمدی جو جذبہ محبت سے لبریز دل لے کر اس مزار پر حاضر ہو میری قبر بھی اس کو زبان حال سے یہ کہے کہ ع

”اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی“

اور وہ کوئی کلمہ خیر میرے حق میں بھی کہہ دے جس سے میرے رب کا فضل جوش میں آکر میری کوتاہیوں پر سے چشم پوشی کرے اور مجھے بھی اپنے دامن رحمت میں چھپا لے۔ آہ! اس کی غنا میرے دل کو کھائے جاتی ہے اور اس کی شان احدیت میرے جسم کے ہر ذرہ پر لرزہ طاری کر دیتی ہے...... پس میری جدائی حسرت کی جدائی تھی کیونکہ میں دیکھ رہا تھا کہ میری صحت جو پہلے ہی کمزور تھی پچھلے دنوں کے کام کی وجہ سے بالکل ٹوٹ گئی ہے۔ میرے اندر اب وہ طاقت نہیں جو بیماریوں کا مقابلہ کر سکے۔ وہ ہمت نہیں جو مرض کی تکلیف سے مستغنی کر دے۔ ادھر ایک تکلیف دہ سفر درپیش تھا۔ جو سفر بھی کام ہی کام کا پیش خیمہ تھا اور ان تمام باتوں کو دیکھ کر دل ڈرتا تھا اور کہتا تھا کہ شاید کہ یہ زیارت آخری ہو۔ شاید وہ امید حسرت میں تبدیل ہونے والی ہو۔ سمندر پار کے مُردوں کو کون لا سکتا ہے ان کی قبر یا سمندر کی تہ اور مچھلیوں کا پیٹ ہے یا دیار بعیدہ کی زمین جہاں مزار محبوب پر سے ہو کر آنے والی ہوا بھی تو نہیں پہنچ سکتی۔“

❁ قادیان سے روانگی کا نظارہ:

اس روز (12 جولائی 1924ء کو) صبح کی نماز کے بعد ہی لوگ مسجد مبارک کے قریب جمع ہونے شروع ہو گئے تھے اور دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف سے خدام کا بھاری ہجوم ہو گیا۔ 8 بجے کے قریب حضور نے بیت الدعا میں لمبی دعا کرائی پھر باہر تشریف لائے۔ اصحاب مصافحہ کے لئے بے تابی کے ساتھ آگے بڑھے لیکن حکم ہوا کہ مصافحے سڑک کے موڑ پر ہوں گے۔

اگرچہ منتظمین نے انتظام کیا تھا کہ حضور کو حلقہ کے اندر لے کر ہجوم کو پیچھے پیچھے رکھا جائے لیکن ہجوم کا ریلہ سنبھالے نہ سنبھلتا تھا۔ کئی لوگ ایک دوسرے پر گرتے مگر کسی قسم کے ملال کے بغیر فوراً اٹھ کر آگے بڑھنے کی جدوجہد میں مصروف ہو جاتے۔ منتظموں نے

یہ خیال کرتے ہوئے کہ ہجوم کے گرد وغبار سے حضور کو تکلیف ہوگی، لوگوں کو قریب آنے سے روکنے کی کوشش کی مگر حضور نے حکم دیا کہ کسی کو روکا نہ جائے اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ میں بھی آہستہ آہستہ چلتا ہوں آپ لوگ بھی آہستہ چلیں تا زیادہ گرد نہ اڑے۔ موڑ کے قریب پہنچ کر حضور نے سارے خدام سمیت پھر لمبی دعا فرمائی۔ دعا کے بعد حضور مردوں کے ہجوم سے باہر تشریف لے گئے اور حضرت ام المومنینؓ نے دیر تک حضور کو گلے لگا کر دعاؤں سے رخصت فرمایا۔

حضرت ام المومنینؓ سے الوداع ہونے کے بعد حضور نے خدام کو جو موڑ پر دورویہ قطار میں کھڑے تھے شرف مصافحہ بخشا۔ سب اصحاب سے مصافحہ کر لینے کے بعد حضور اور حضور کے ہمراہ جانے والے اصحاب موٹروں میں سوار ہوئے اور یہ مقدس قافلہ آسمانی ”ولیم دی کنکرر“ کی قیادت میں اللہ اکبر کے نعروں کے درمیان روانہ ہوگیا۔

❁ اس سفر میں حسب ذیل اصحاب ہمرکاب تھے:

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب۔ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔ حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد۔ حضرت خان صاحب ذوالفقار علی صاحب۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری۔ چوہدری علی محمد صاحب۔ میاں رحم دین صاحب۔

ان کے علاوہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب جو حضور کے ترجمان خصوصی کی حیثیت سے جا رہے تھے پہلے ہی انگلستان روانہ ہو چکے تھے۔ اسی طرح چوہدری محمد شریف صاحب وکیل بھی اپنے خرچ پر حضور کے ہمراہ گئے۔

❁ بٹالہ سے دہلی تک:

حضور مع خدام قادیان سے روانہ ہوکر بٹالہ کے اسٹیشن پر پہنچے۔ جہاں آپ کی انتظار میں خلقت کا بے پناہ اژدھام تھا۔ بٹالہ سے چل کر دہلی تک مختلف مقامات کی جماعتوں نے شرف ملاقات حاصل کیا اور دعاؤں کے ساتھ اپنے محبوب آقا کو الوداع کہا۔ امرتسر، بیاس، جالندھر چھاؤنی، پھگواڑہ اور دہلی میں آپ کے اور آپ کے رفقاء سفر کے فوٹو لئے گئے۔ لدھیانہ سے آگے جا کر حضور نے قادیان کی یاد میں وہ مشہور نظم کہی۔ جس کا پہلا شعر یہ تھا۔

ہے رضائے ذات باری اب رضائے قادیاں
مدعائے حق تعالیٰ مدعائے قادیاں

قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب بھی حضور کے ہمراہ تشریف فرما تھے جو سہارنپور سے واپس ہوئے۔ دہلی اسٹیشن پر دہلی، بریلی، شاہجہانپور، قائم گنج اور علی گڑھ کی جماعتوں نے حضور کا شاندار استقبال کیا۔ امرتسر میں مستری محمد موسیٰ صاحب کی طرف سے برف کا انتظام تھا۔ جو دہلی تک قائم رہا اور وہ خود بھی دہلی تک حضور کے ہمرکاب رہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 431 تا 434)

☆......☆......☆

”تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہیے“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 607)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

K.Saleem Ahmad
City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044
Ph. 9003254723
email: ksaleemahmed.city@gmail.com

اخبارِ مجالس

تربیتی کیمپ ضلع حصار: مورخہ 26 مئی بروز اتوار احمدیہ مشن ہانسی میں ضلع حصار کے انصار اراکین کا ایک روزہ تربیتی کیمپ منعقد ہوا۔جس میں ضلع حصار کی مجالس سے انصار بزرگان شدید گرمی کے باوجود بھی اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ یہ پروگرام خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے عہد انصار اللہ دوہرایا۔ایک ناصر نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی نظم پیش کی۔بعدۂ مکرم داؤد خان صاحب ناظم ضلع حصار نے تعارفی تقریر کی۔اس کے بعد خاکسار نے اس تربیتی کیمپ کے اغراض ومقاصد،اور تنظیم مجلس انصاراللہ کا تعارف کرواتے ہوئے انصاراراکین سے بانی تنظیم کی توقعات اور عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کرنے کی طرف ترغیب دلائی۔

★**انصار اراکین کی تقریب بسم اللہ۔**اس کے بعد آٹھ اراکین انصار کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھانے کے لیے بسم اللہ کروائی گئی۔ بعدہ مکرم ناظم صاحب ضلع نے تعلیم وتربیت کے امور کی طرف

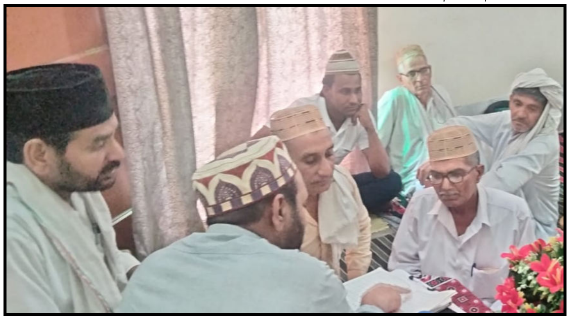

انصار کو توجہ دلائی۔اور خاکسار نے بھی قرآن سیکھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی اہمیت اور عظمت پر روشنی ڈالی،نیز یوم خلافت کے حوالہ سے خلافت کی عظیم نعمت پر شکرانہ کے ساتھ ساتھ خلافت سے خود بھی اور اپنی نسلوں کو بھی چمٹائے رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور آخر پر دعا کے ساتھ یہ پروگرام نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔اس تربیتی پروگرام میں 34 انصار وخدام شامل ہوئے۔

تربیتی کیمپ ضلع کرنال، کیتھل:

مورخہ 28 مئی کو ضلع کرنال اور کیتھل کے انصار اراکین کا مشترکہ ایک روزہ تربیتی کیمپ بمقام احمدیہ مشن کرنال منعقد ہوا۔ اس تربیتی کیمپ میں کرنال کی مقامی مستورات نے بھی بذوق و شوق شامل ہوکر پردے کی رعایت سے اس تربیتی کیمپ سے استفادہ حاصل کیا۔اس پروگرام میں ضلع جیند اور ضلع کیتھل کے ضلعی امراء نے بھی بنفس نفیس شرکت کی۔اس تربیتی پروگرام میں مکرم انچارج صاحب ضلع کرنال نے تعارفی تقریر کی اور دوسری تقریر مکرم بشارت احمد امروہی صاحب انسپکٹر وقف جدید نے تربیتی موضوع پر کی۔آخر میں خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو،کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دوسورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں“(ابوداؤد)

طالب دعا:

پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر وقاضی جماعتِ احمدیہ حیدرآباد،

سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد،سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد،سابق ایکسپرٹ جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن

ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGANA

انصاری کلینک یونانی منزل،مہدی پٹنم،حیدرآباد

✆:98490005318

سے خلافت کی اہمیت ،ضرورت اس کی برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے اس سے دلی وابستگی کی طرف توجہ دلائی اور خلافت کی بیشمار برکات میں سے ذیلی تنظیموں کے قیام اور اس کی اغراض ومقاصد کا ذکر کرتے ہوئے اپنے عہد کو یاد رکھنے اور اس کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔دعا کے بعد یہ کیمپ اختتام پذیر ہوا۔شدید گرمی کے موسم میں بھی یمنا نگر اور کیتھل جیسی دور دور مجالس سے اراکین انصاراللہ نے شرکت کی۔

اس موقعہ پر 25انصار،خدام اور 10لجنہ نے شرکت کی۔

★**دورہ مجالس:** اس دورہ میں خاکسار کو مندرجہ ذیل 12 مجالس کا دورہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔جیند،حصار،ہانسی،کرنال، لنڈا، چڑونی، پوپڑا، پرڈانہ، اسرانہ، نولتھہ، پانی پت،

★**جلسہ یوم خلافت:۔** مورخہ 30 مئی کو پرڈانہ (ضلع پانی پت) میں بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ یوم خلافت کا انعقاد عمل میں آیا۔ مقامی معلم سلسلہ اور مکرم ناظم صاحب ضلع کے تعاون سے یہ جلسہ نہایت خیر وخوبی سے سرانجام پایا۔تلاوت ،نظم کے بعد خاکسار نے اراکین انصاراللہ ،نوجوانوں ،اور بچوں کو خلافت کی اہمیت ، برکات سے آگاہ کرتے ہوئے خلافت حقہ سے کامل وابستگی کی طرف توجہ دلائی اور ’’خلافت کی ایک برکت ،ذیلی تنظیموں کا قیام‘‘ کے حوالے سے بھی اراکین مجلس انصاراللہ کو اپنا مقام سمجھتے ہوئے مفوضہ ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔آخر میں مکرم انچارج صاحب ضلع نے بھی احباب جماعت سے خطاب کیا اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ بعدہٗ شاملین میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

★مورخہ 2 جون کو لنڈا اور چڑونی کے زعیم مجلس انصاراللہ کے ساتھ بہت سے انصار بھائیوں سے ملاقات بھی ہوئی۔اسی طرح دیگر مجالس کا دورہ کر کے انصار اراکین سے انفرادی ملاقات کر کے ان کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی گئی اور جن مجالس میں زعماء کا انتخاب عمل میں نہیں آیا تھا وہاں کا جائزہ لیتے ہوئے نامزدگی کی کاروائی بھی کی گئی۔نیز مبلغین ومعلمین کرام کو رپورٹس بھوانے اور مجلس کے ساتھ تعاون کرنے کی خصوصی تحریک کی گئی۔دعا ہے کہ اللہ تعالی اس تربیتی دورہ اور پروگرام کے دوررس اور نتیجہ خیز نتائج برآمد فرمائے۔آمین۔

(عزیز احمد ناصر نائب قائد عمومی ونگران صوبہ ہریانہ مجلس انصاراللہ بھارت)

دورہ صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت:

خاکسار کی دعوت نامہ کو قبول فرماتے ہوئے مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت مؤرخہ 21جون 2024کو صوبہ اڈیشہ تشریف لانے پر خوش آمدید کہنے کیلئے خاکسار کے ساتھ عاملہ کے ممبران بھی شامل ہوئے۔

★ مکرم صدر صاحب کی صدارت میں مؤرخہ 22جون کو سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع بھدرک اور بالسور بمقام سامنتراپور منعقد ہوا۔★اسی طرح آپ کی صدارت میں ہی مؤرخہ 23 جون کو ضلع کٹک کا سالانہ اجتماع بمقام کوٹ پلہ منعقد ہوا۔جس میں تقریباً شامل ہونے والے انصار کی تعداد 400 رہی ہے۔باوجود شدید گرمی کے حاضری اچھی رہی۔

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع بھدرک اور بالسور کے حاضرین کا ایک منظر

★مؤرخہ 24جون کو مجلس انصاراللہ کرڈاپلی کے ساتھ ایک میٹنگ ہوئی۔جس میں 25 ممبران شامل ہوئے۔اسی روز صبح محمود آباد، کیرنگ اور خوردہ کی مجالس عاملہ کے ساتھ مسجد محمود میں میٹنگ کی گئی۔جس میں مکرم صدر صاحب نے سالانہ کیلنڈر کے مطابق اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ

مسجد بھوبنیشور میں مجلس عاملہ کے عہدیداران کے ساتھ بھی میٹنگ ہوئی۔ جس میں آپ نے بعض امور کی نشاندہی فرمائی۔

★ مؤرخہ 25 جون کو صبح 6 بجے مکرم صدر صاحب اور خاکسار صوبہ بنگال کیلئے روانہ ہوئے۔ اسی دن شام کو بعد نماز مغرب وعشاء کولکتہ کے ممبران مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ جس میں مکرم صدر صاحب نے لائحہ عمل کے مطابق کام کرنے اور ماہانہ کارگزاری رپورٹ بروقت ارسال کرنے اور انصار اللہ کے کاموں میں مزید بہتری پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

ممبران مجلس عاملہ کولکتہ کے ساتھ ایک گروپ فوٹو

★ مؤرخہ 26 جون کو مکرم صدر صاحب کی صدارت میں 24 پرگنہ زون اے اور زون بی دونوں اضلاع کا سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بیٹھاری مجلس میں منعقد ہوا۔ یہ مجلس بنگلہ دیش کی سرحد پر

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ 24 پرگنہ کے موقع پر تقسیم انعامات کا ایک منظر

واقع ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری بہت اچھی رہی۔

★ مؤرخہ 27 جون کو سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع بیربھوم بمقام Koat منعقد ہوا۔ اسی طرح 29 جون کو سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع علی پوردوار اور کوچ بہار بمقام سلوری گھاٹ منعقد ہوا۔

★ مؤرخہ 30 جون کو مکرم صدر صاحب کی صدارت میں صوبہ آسام کا صوبائی اجتماع ابھے پوری مجلس میں منعقد ہوا۔ بارش کے موسم کے باوجود پورے صوبہ کی مجالس سے 150 سے زائد انصار نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اجتماع بہت کامیاب رہا۔ مؤرخہ یکم جولائی کو نزار بھیٹا مجلس میں عہدیداران کے ساتھ میٹنگ کی گئی۔ مکرم صدر صاحب نے ممبران کو سالانہ کیلنڈر کے مطابق ہر ماہ تمام شعبہ جات کے پروگرام کروانے کی طرف توجہ دلائی۔

مجلس انصار اللہ آسام کے عہدیداران کے ساتھ گروپ فوٹو

مکرم صدر صاحب کی شرکت سے صوبہ اڈیشہ، بنگال اور آسام کے انصار میں کافی بیداری پیدا ہوئی اور جذبہ میں اضافہ ہوا۔ میٹنگ، رپورٹ، سالانہ پروگراموں کے متعلق صحیح راہنمائی حاصل ہوئی۔ مکرم صدر صاحب کے ساتھ دورہ کرنے کے نتیجہ میں خاکسار کو بھی بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ خاکسار مکرم صدر صاحب کا دل کی

طالب دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
فیملی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

**”یادرکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے
جو تعصب سے کام نہیں لیتے
وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبیر نہیں کرتے“**

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 158 مطبوعہ 2018ء قادیان)

پتہ:
جماعت احمدیہ
بنگلور، کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہے۔

(سفارت احمد، نائب صدر مجلس انصاراللہ شمال مشرقی ہند)

دورہ قائدعمومی مجلس انصاراللہ بھارت:

★ **مورخہ 23/جون:** افتتاحی تقریب لوکل اجتماع سکندرآباد میں شمولیت اختیار کی۔ اس موقعہ پر انصار کو خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے اور امراء کی اطاعت وفرمانبرداری کے بارہ میں نصائح کی گئیں۔

★ ضلعی اجتماع نظام آباد بمقام چندہ پور شرکت کی گئی۔ افتتاحی اجلاس میں صدارت کی گئی۔ انصار کو نماز با جماعت اور تلاوت قرآن کریم کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی۔ تقسیم انعامات کے بعد اجتماعی دُعا کروائی گئی۔ اس موقعہ پر ایک خدمتگار ناصر کی وفات پر ان کے اقرباء کے گھر جا کر تعزیت کی گئی۔ نمائندہ صدر مجلس کی شرکت سے انصار میں جوش و ولولہ پیدا ہوا۔ ان ہر دو اجتماعات میں مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب ایڈیشنل قائدعمومی نے بھی شرکت کی۔

★ **مورخہ 26/جون بروز بدھ:۔** ضلعی اجتماع کھمم بمقام کپلہ بندھم شرکت کی گئی۔ نماز ظہر وعصر سے قبل ورزشی مقابلہ جات اور نماز کے بعد علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ بعد طعام اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عہد انصار اور نظم خوانی کے بعد مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب نے تیلگو زبان میں پُراثر تقریر کی۔ شکریہ احباب کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے۔ خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں انصار کو تربیت اولاد کے حوالہ سے بعض نصائح کیں۔ نمازوں کی پابندی اور خلیفۂ وقت کے تمام حکموں کو من وعن ماننے کی طرف توجہ دلائی۔

★ **مورخہ 28/جون:۔** بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ حلقہ مہدی پٹنم میں انصار کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ خاکسار نے انصار کو نماز با جماعت کی پابندی اور تلاوت قرآن کریم کی طرف خصوصی توجہ دلائی اور انصار کو اپنی اولاد کیلئے اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی تلقین کی۔

★ **مورخہ 29/جون:۔** ضلعی اجتماع ورنگل بمقام نانچاری منڈور شرکت کی گئی۔ نماز ظہر وعصر سے قبل ورزشی مقابلہ جات اور علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ نماز جمع اور وقفہ طعام کے بعد اختتامی اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، عہد انصار اور نظم خوانی کے بعد مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب نے تیلگو زبان میں پُرمعارف و پُرحکمت تقریر کی اور انصار کو تربیت اولاد کے بارہ میں توجہ دلائی۔ اس کے بعد

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۳۱﴾ (بنی اسرائیل: 31)

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER
Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

شکریہ احباب ادا کیا گیا اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں انتظامیہ کو بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ انصار کو اپنی اولاد کے روحانی مستقبل کی طرف متوجہ کیا جیسے ماں باپ اپنی اولاد کے دنیاوی مستقبل کے بارہ میں فکرمند رہتے ہیں۔ اختتامی دُعا کے بعد اجتماع کا کامیاب انعقاد ختم ہوا۔

★ **مورخہ 30/جون بروز اتوار:۔** آج نماز تہجد کے ساتھ لوکل اجتماع حیدرآباد کا آغاز ہوا۔ ایک فعال اور زیادہ تجنید والی مجلس ہونے کی وجہ سے حیدرآباد کا اجتماع بھی کافی بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ اس اجتماع کے ورزشی مقابلہ جات قبل ازیں کروائے جا چکے تھے۔ اجتماع کی افتتاحی تقریب مکرم تنویر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت برائے جنوبی مغربی ہند کے زیر صدارت اور اختتامی تقریب خاکسار کے زیر صدارت منعقد ہوئی۔ افتتاحی تقریب میں مکرم حمید اللہ حسن صاحب ضلعی امیر نے اور اختتامی تقریب میں مکرم سیٹھ محمد ضیاء الدین صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ حیدرآباد نے تقاریر کیں۔ خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں عہد انصار اللہ کے حوالہ سے خلافت کے ساتھ وابستگی کے بارہ میں بعض بزرگان کے واقعات کی روشنی میں توجہ دلائی۔ اسی طرح انصار کو جماعتی اور تنظیمی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی

تلقین کی۔ تقسیم انعامات اور اجتماعی دُعا کے ساتھ اجتماع کا کامیاب انعقاد اختتام پزیر ہوا۔ زعیم اعلیٰ صاحب حیدرآباد کی کاوشوں اور کوششوں سے انصار کی بڑی تعداد نے شمولیت اختیار کی اور انتظامات بھی بہت اعلیٰ تھے۔ انصار نے علمی مقابلہ جات میں بڑے جوش وخَروش سے حصّہ لیا۔

★ **مورخہ 1/جولائی** کو مجلس انصار اللہ جڑ چرلہ میں ضلع محبوب نگر کے ضلعی مجلس عاملہ اور لوکل مجلس عاملہ جڑ چرلہ کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ اگست میں منعقد ہونے والے ضلعی اجتماع محبوب نگر کی تیاری اور عہدیداران کو ان کے کاموں کے بارے میں توجہ دلائی گئی اور ماہانہ رپورٹ کی ترسیل کی طرف خاص توجہ دلائی گئی۔

اس دورہ کے دوران بعض مزید مجالس کے مجلس عاملہ کی میٹنگ منعقد کی جاتی رہی۔ انصار سے ملاقات کر کے ان کے حالات جاننے کی کوشش کی گئی۔ الحمد للہ یہ دورہ انتہائی کامیاب رہا انصار کی

JOTISAWMILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

”کسی دانشمند کیلئے جائز نہیں کہ اپنی غلطی کی پردہ پوشی کیلئے کسی دوسرے کی غلطی کا حوالہ دیں۔“ (حضرت مسیح موعودؑ۔ سناتن دھرم: صفحہ 4)

تربیت کے حوالہ سے جگہ جگہ بات کی گئی۔اس سے انصار میں کافی اثر پیدا ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں مجالس میں بیداری پیدا کرے اور انصار کو جماعت کے ساتھ مضبوط کرے۔آمین

(طاہر احمد چیمہ، قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت)

لوکل اجتماع مجلس انصاراللہ شیموگہ، کرناٹک:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جماعت احمدیہ شیموگہ، کرناٹک میں پہلی مرتبہ مشترکہ طور پر مجلس انصاراللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کا سالانہ لوکل اجتماع منعقد ہوا۔اجتماع کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔جبکہ مکرم منصور محمود نوجوان صاحب نے نماز فجر پڑھا کر درس بھی دیا۔افتتاحی تقریب مورخہ 29-06-2024 بروز ہفتہ بعد نماز عصر محترم سید سلطان احمد صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع شیموگہ و چتر درگہ کے زیر صدارت منعقد ہوئی۔الحمدللہ۔

بعد ازاں شاملین کے لئے تواضع کا انتظام کیا گیا تھا۔تواضع کے بعد نماز مغرب وعشاء جمع کر کے ادا کی گئی۔اس دن اجتماع کی کاروائی اختتام پزیر ہوئی۔الحمدللہ۔

دوسرے دن بروز اتوار صبح ٹھیک 9 بجے سے مرکزی نصاب کے مطابق درج ذیل علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔(1)حسنِ قرأت (2)نظم خوانی (3) تقاریر۔(4) QUIZ (5) پیغام رسانی۔یہ علمی مقابلہ جات شام 7 بجے تک منعقد ہوئے۔درمیان میں شاملین کے لئے ظہرانہ کا اور چائے وغیرہ انتظام کیا گیا تھا۔

بعد نماز مغرب وعشاء اختتامی تقریب خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوئی۔تلاوت قرآن کریم مکرم سید بشر احمد صاحب نے کی عہد مجلس انصاراللہ ناظم صاحب ضلع نے دہرائی جبکہ نظم مکرم محمد عبید اللہ قریشی صاحب نے پڑھکر سنائی۔بعدۂ مکرم طارق احمد ادریس صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ اخبار بدر کنڑا نے خصوصی تقریر کی۔آخر پر خاکسار نے خلافت سے وابستگی کے متعلق نصیحت کی۔اس کے بعد علمی مقابلہ جات میں اول، دوئم اور سوئم آنے والے انصار خدام واطفال کو انعامات سے بھی نوازا گیا۔اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجتماع بخیروخوبی اختتام پذیر ہوا۔الحمدللہ

اس اجتماع میں کل 30 انصار شامل ہوئے اور 50 خدام و اطفال بھی شامل ہوئے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خلیفہ وقت کی ہدایات کے مطابق خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(سید بشیر الدین محمود احمد زعیم مجلس انصاراللہ شیموگہ)

مساعی مجلس انصاراللہ کرڈاپلی:

مؤرخہ چار فروری 2024ء کو مکرم سفارت احمد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ مشرقی ہند کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں مختلف مجالس سے 50 انصار نے حصہ لیا۔

(شیخ محمود ناظم انصاراللہ کرڈاپلی، اڈیشہ)

لوکل سالانہ اجتماع ایسٹ سنگھ بھوم:

مؤرخہ 14 جولائی 2024ء کو سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع ایسٹ سنگھ بھوم بمقام موسیٰ بنی مائنز منعقد ہوا۔جس میں علمی، ورزشی مقابلہ جات کے بعد اختتامی اجلاس میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

(نیک محمد، ناظم مجلس انصاراللہ ایسٹ سنگھ بھوم، جھارکھنڈ)

"مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 610)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING Co.
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha - 244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

دورہ ہماچل نائب صدر اوّل انصاراللہ بھارت:

مؤرخہ 25 تا 27 جون 2024ء خاکسار نے صوبہ ہماچل کے اضلاع کانگڑہ، ہمیرپور اور اونہ کا دورہ کیا ہے۔ مجالس میں انصار کے گھروں کا وزٹ کر کے تربیتی امور پنج وقتہ نمازوں کی ادائیگی، مالی قربانی خلافتِ احمدیہ وابستگی کی اہمیت، نظام جماعت کی اطاعت، حضورانور کا خطبہ جمعہ براہِ راست سننے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ لڈ بڈول، جوالاجی کے بعض انصار کی جماعت کے متعلق کچھ غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا۔ جس پر انہیں اطمینان حاصل ہوا۔ یہاں ایک طالبِ علم کو جامعہ احمدیہ قادیان میں داخلہ لینے کی ترغیب دلائی گئی۔ کھجن باسا میں سادہ قرآن کریم تحفۃً دیئے گئے۔ اس دورہ میں خاکسار کے ساتھ مکرم سید نصیرالدین صاحب قادیان اور مکرم سلطان احمد بھٹی صاحب ناظم ضلع بھی موجود تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ کے انصار کو فعال بنائے۔ آمین

(عبدالمؤمن راشد، نائب صدر اوّل مجلس انصاراللہ بھارت)

مساعی مجلس انصاراللہ چیک ڈیسنڈ:

★ مؤرخہ 3 مئی کو مجلس انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ چک ڈیسنڈ کی طرف سے تعلیم الاسلام احمدیہ اسکول یاری پورہ میں ایک مثالی وقارِ عمل کیا گیا۔ بہت محنت و مشقت سے (20) انصار نے اس میں حصہ لیا۔ اور بہت صفائی کی گئی ہے۔ اس اسکول میں احمدیوں کے علاوہ غیراز جماعت کے طلباء و طالبات زیرِتعلیم ہیں۔ اس وجہ سے اساتذہ اور غیراز جماعت بزرگوں پر اس وقارِ عمل کا بہت مفید اثر پڑا۔ سب نے اس خدمت کو سراہا ہے۔ الحمدللہ

★ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مؤرخہ 8 مئی 2024ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحتیابی کیلئے ایک جانور کی قربانی دی گئی ہے۔ جس کیلئے انصار نے -/27200 روپے پیش کرنے کی سعادت پائی۔

★ مؤرخہ 13 مئی کو اراکین انصاراللہ نے اجتماعی اہتمام کے ساتھ نفلی روزہ رکھا اور حضورانور کی شفائے کاملہ وعاجلہ اور صحت وتندرستی کیلئے خاص طور پر دعا کی گئی ہے۔

★ مؤرخہ 19 مئی کو ''خلافت عافیت کا حصار'' کے عنوان کے تحت مرکز سے موصولہ پروگرام کے مطابق زیرِصدارت مکرم شیخ محمد رئیس صاحب ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں 25 انصار وافراد جماعت حاضر ہوئے۔ الحمدللہ

(مبارک احمد خان، زعیم مجلس انصاراللہ چیک ڈیسنڈ، کشمیر)

Ph:09419049823 | Ph:09622584733

''میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔'' (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصَّلوٰۃ و السَّلَام

طالبِ دُعا:: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979

مؤرخہ 9؍جون 2024ء کو منعقدہ لوکل سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ کوئمبتور (تامل ناڈو) کے موقع پر صدارتی تقریر کرتے ہوئے مکرم ایم تاج الدین صاحب نائب صدر برائے جنوبی ہند

زیرِ صدارت مکرم رفیق احمد بیگ صاحب نائب صدر صف دوم وقائد مال مجلس انصار اللہ بھارت مؤرخہ 2؍جون 2024ء کو بمقام کرونا گا پلی منعقدہ ایک روزہ تربیتی کیمپ انصار اللہ ضلع کولم (کیرالہ)

مؤرخہ 15 جون 2024ء کو منعقدہ ریفریشر کورس مجلس انصار اللہ ریل ماجرا ضلع روپڑ (پنجاب) کے شاملین کی ایک گروپ فوٹو، مکرم عبد المؤمن راشد صاحب نائب صدر صف اوّل ومکرم طاہر احمد چیمہ صاحب قائد عمومی کے ساتھ

مؤرخہ 9 جون 2024ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ برّہ پورہ (بھاگلپور، بہار) کے اسٹیج کا ایک منظر

مؤرخہ 11 فروری 2024ء کو احمدیہ مسجد یاری پورہ میں منعقدہ ریفریشر کورس مجلس انصار اللہ ضلع کولگام (کشمیر) کے اختتام پر ایک گروپ فوٹو

مؤرخہ 3 مارچ 2024ء کو زیرِ صدارت مکرم سید شارق مجید صاحب ناظم مجلس انصار اللہ ضلع بنگلور (کرناٹک) ریفریشر کلاس کے موقع پر مکرم محمد اسماعیل صاحب سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے